سلسلہ مطبوعات: 14

شروطِ نماز، ارکان، واجبات، مسنونات مبطلات اور مکروہات

کتاب وسنت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

تالیف
عبدالولی عبدالقوی
داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات
المجاردہ سعودی عرب

انجمن اصلاح معاشرہ
بھدی کلاں محمد آباد ضلع مئو یوپی انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شروطِ نماز، ارکان، واجبات، مسنونات مبطلات اور مکروہات

کتاب وسنت کی روشنی میں

تالیف

عبدالولی عبدالقوی

داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات

الحائط/سعودی عرب

انجمن اصلاح معاشرہ

بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یوپی، انڈیا

Email: anjuman15@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں.

نام کتاب	:	شروط نماز، ارکان، واجبات مسنونات، مبطلات اور مکروہات
تالیف	:	عبدالولی عبدالقوی
طابع وناشر	:	انجمن اصلاح معاشرہ
سال اشاعت	:	جنوری ۲۰۱۹
سلسلہ مطبوعات	:	۱۴

یہ کتاب مفت تقسیم کے لئے ہے،
لہذا اس کا بیچنا جائز نہیں ہے۔

انجمن اصلاح معاشرہ
بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یو پی، انڈیا

ANJUMAN ISLAH - E- MUASHARAH
Bandi Kalan, Mohammadabad
Distt: Mau (U.P) INDIA
Email: anjuman15@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين، أحمده تعالى حمدا يليق بجلاله و عظيم سلطانه كما يحب ربنا و يرضى و أشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له و أشهد أن محمدا عبده و رسوله و مصطفاه و خليله و خيرته من خلقه، شرح الله صدره و أعلى قدره و رفع فى العالمين ذكره و جعل الذلة و الصغار على من خالف أمره، تركنا على شريعة الاسلام الخالدة الكاملة ، من تمسك بها فاز و نجا و من اعتصم بها هدى و وقى، صلى الله عليه و على آله و صحبه و التابعين لهم باحسان الى يوم الدين و سلم تسليما كثيرا طيبا مباركا فيه و بعد:

شروط نماز، ارکان، واجبات اور مسنونات کا موضوع انتہائی عظیم اور غایت درجہ اہمیت کا حامل ہے، کیوں کہ اسلام کی عظیم عبادت نماز کی صحت اور عدم صحت کا مسئلہ اس سے وابستہ ہے، اسی لئے اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر علماء نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تالیف کی ہیں، لیکن اردو زبان میں اس موضوع پر کتابیں کم ہیں، اس لئے ناچیز نے مناسب سمجھا کہ اس موضوع پر کچھ لکھا جائے تاکہ لوگ اس مسئلہ سے آشنا ہو کر علم و بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت انجام دے سکیں اور ان غلطیوں سے خود کو بچا سکیں جن کے ارتکاب سے نماز باطل ہو جاتی یا اس کے اجر و ثواب میں کمی ہوا قع ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین کی سمجھ حاصل کرنا، اسے اپنی توجہ کا مرکز بنانا اوراس میں اپنی محنت وجتن کو صرف کرنا ایک اہم عبادت اور نیکی کا کام ہے، اسی لئے شریعت اسلامیہ نے بہت سارے نصوص میں اسلامی مسائل پر غور وفکر کرنے اوران کی صحیح معرفت حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من يرد الله به خيرا يفقهه فی الدين" اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ (بخاری ۷۱، مسلم ۱۰۳۷)

اسی طرح وہ شخص جو جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہو، فقہ فی الدین سے محروم، راہ ہدایت سے دور ہو اس شخص کے برابر نہیں ہوسکتا ہے جس کی بصیرت فقہ فی الدین سے منور ہو اور وہ رب کی عبادت فہم وبصیرت کے ساتھ انجام دے رہا ہو، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر:۹)

اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجئے کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے، کیا دونوں برابر ہوسکتے ہیں۔

نیز اللہ عز وجل نے فرمایا: ﴿يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ المجادلۃ:۱۱)

اللہ تعالی تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دئے گئے ہیں درجات بلند فرمائے گا۔

یعنی اللہ تعالی عالم مومن کو دنیا میں جاہل مومن پر بلندی اورشہرت عطا فرمائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آخرت میں کثرت ثواب کے ذریعہ اس کے درجات کو بلند فرمائے گا۔

(زاد المسیر لابن الجوزی ۸/۱۹۳)

لہذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ دینی مسائل کی سمجھ حاصل کرے تاکہ علم وبصیرت کے ساتھ کتاب وسنت کی روشنی میں اپنی عبادات انجام دے سکے تاکہ اس کی عبادت صحیح، درست، عنداللہ مقبول ہو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد“

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود، غیر قابل قبول ہے۔

اللہ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق سے اس کتاب میں ہر مسئلہ کو کتاب وسنت کے واضح دلائل سے مرصع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، چنانچہ جو کچھ حق اور درست ہے، وہ اللہ کی جانب سے ہے اور اگر کوئی غلطی اور کوتاہی ہے تو وہ میری اور شیطان کی جانب سے ہے اور اللہ ورسول اس سے بری ہیں۔

جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مسئلہ میں فتوی دینے کے بعد کہا:

اگر یہ فتوی درست ہو تو اللہ کی جانب سے ہے اور اگر غلط ہو تو میری اور شیطان کی جانب سے ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے بری ہیں۔

(ابوداؤد/ النکاح ۲۱۱۶ (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۲/ ۳۹۷ ح ۱۸۵۸)

یہ کتاب ایک تمہید، سات فصلوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

تمهید: اسلام میں نماز کا حکم، اہمیت اور فضیلت

پهلی فصل: شروط نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل: ارکان نماز

تیسری فصل: واجبات نماز

چوتھی فصل: مسنونات نماز

پانچویں فصل: مبطلات نماز

چھٹی فصل: مکروہات نماز

ساتویں فصل: بحالت نماز کون سے امور جائز ہیں؟

خاتمہ : کتاب میں وارد بعض اہم اصطلاحات کی وضاحت

اللہ تبارک وتعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں صراط مستقیم پر گامزن فرمائے، حسن عمل کی توفیق سے نوازے، رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کی توفیق کی نعمت سے سرفراز فرمائے، اللہ مؤلف کی اس کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے، اس کتاب کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اجر جزیل کا ذریعہ بنائے اور اس سے لوگوں کو نفع پہنچائے۔ آمین

و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين

طالب دعا: عبدالولی عبدالقوی

بندی کلاں، ضلع: مئو، یوپی، انڈیا

داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات

الحائط (فدک)/سعودی عرب

waliazami@gmail.com

۱۰/شوال ۱۴۳۶ھ

موافق: ۲۶/ جولائی ۲۰۱۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمھید:

اسلام میں نماز کا حکم، اہمیت اور فضیلت

(۱) اسلام میں نماز کا حکم:

نماز اسلام کا ستون، اس کا دوسرا عظیم الشان رکن ہے، یہ ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن کریم کی بہت سی آیات میں اس کا حکم دیا ہے:

چنانچہ ایک مقام پر فرمایا:﴿فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَوْقُوتاً﴾ (النساء:۱۰۳)

نماز قائم کرو، یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ اوقات پر فرض ہے۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَ قُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ (بقرۃ:۲۳۸)

نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالی کے لئے باادب کھڑے رہا کرو۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکاۃ ادا کرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) طاقت ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرنا۔

(بخاری ۸، مسلم ۱۶)

معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ کی گواہی کے بعد سب سے پہلا فریضہ جو ایک بندہ مسلم پر عائد ہوتا ہے وہ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کا ہے جن کی ادائیگی کے بغیر انسان کا اسلام معتبر اور صحیح نہیں ہوتا ہے۔

(۲) اسلام میں نماز کا مقام:

اسلام میں نماز کا مقام انتہائی عظیم اور غایت درجہ بلند ہے، نماز اسلام کا ستون اور ایمان و کفر کے درمیان حد فاصل ہے، روز قیامت سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اسی اہمیت کے پیش نظر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''نماز کو حقیر اور معمولی سمجھنے والا اسلام کو حقیر اور معمولی سمجھنے والا ہے، ایک شخص کو اسلام سے اتنا ہی حصہ حاصل ہے جتنا اسے نماز سے حاصل ہے''۔ (رسالۃ الصلاۃ احمد بن حنبل ص ۵۳)

(۱) نماز دین کا ستون ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصل چیز اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے''

(ترمذی ۲۶۱۶، ابن ماجہ ۳۹۷۳، تحقیق الالبانی (حسن) دیکھئے: ارواء الغلیل ۲/ ۱۳۸)

(۲) قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔

(المعجم الأوسط ۲/ ۲۴۰، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۳/ ۳۴۶)

(۳) نماز کی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی امت کو نماز کی وصیت کرتے ہیں۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت یہ تھی کہ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کا خیال رکھو۔

(مسند احمد ۶/ ۲۹۰، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: ارواء الغلیل ۷/ ۲۳۸)

(۴) اللہ نے نمازوں کے ضائع کرنے والوں کی مذمت بیان کی ہے:

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيّاً﴾ (مریم:۵۹)

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، تو ایسے لوگ جہنم کی وادی ''غي'' میں ڈالے جائیں گے۔

(۵) نماز کا مقام یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس فریضہ کو جبرئیل علیہ السلام کے واسطہ سے فرض نہیں کیا، بلکہ بغیر واسطہ کے اسراء کی شب ساتویں آسمان پر فرض کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶) اللہ نے امت کو حکم دیا کہ بچوں کو بھی نماز کا حکم دیا جائے:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’تم اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو، جب ان کی عمر سات سال کی ہو جائے اور ان کو نمازوں کے چھوڑنے پر مارو، جب ان کی عمر دس سال کی ہو جائے اور ان کے بستروں کو الگ کردو‘‘۔

(ابوداؤد ۴۹۵، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۹۷)

(۷) بھولے اور سوئے ہوئے شخص کو نماز کی قضا کا حکم دیا گیا:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جو شخص کوئی نماز بھول جائے یا اس سے سو جائے، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ یاد آجانے پر وہ نماز پڑھ لے‘‘۔ (بخاری ۵۹۷، مسلم ۶۸۴)

(۸) اسلام میں نماز کے مقام ومرتبہ کے پیش نظر اللہ نے نماز کو کسی بھی حال میں معاف نہیں کیا، یہاں تک کہ میدان کارزار میں بھی نماز کے قائم کرنے کا حکم دیا۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلاَةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُواْ أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُواْ فَلْيَكُونُواْ مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّواْ فَلْيُصَلُّواْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُواْ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُم.....﴾ (النساء:۱۰۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب تم ان میں ہواوران کے لئے نماز کھڑی کروتو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لئے کھڑی ہو، پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آ جائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آ جائے اور تیرے ساتھ نماز ادا کرے اور وہ اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لئے رہے........۔

(۳) نماز کے فضائل:

(۱) نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے:

ارشادباری تعالی ہے: ﴿اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ﴾ (عنکبوت:۴۵)

جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

(۲) نماز گناہوں کے لئے کفارہ ہے:

ارشادباری تعالی ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾ (ہود:۱۱۴)

دن کے دونوں سروں میں نماز قائم کریں اور رات کے کچھ اوقات میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک ان کے مابین ہونے والے گناہوں کے لئے کفارہ ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے (کیوں کہ کبیر گناہ سچی اور خالص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے) (مسلم ۲۳۳/۱۶)

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی مسلمان کسی فرض نماز کا وقت پائے، پھر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرے اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کے رکوع کو مکمل کرے، تو یہ نماز اس کے سابقہ گناہوں کے لئے کفارہ ہے جب تک کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو اور یہ فضیلت ہمیشہ کے لئے ہے''۔ (مسلم ۲۲۸)

(۳) نماز کے ذریعہ دو نمازوں کے بیچ ہوئے گناہ بخش دئے جاتے ہیں:

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں جو اس نماز کے بعد سے دوسری نماز تک ہوئے ہوتے ہیں''۔ (مسلم ۲۲۷)

(۴) نماز کے ذریعہ گناہ دھودئے جاتے ہیں:

ابو ہریرۃ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر دن پانچ مرتبہ غسل کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو،تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا،صحابہ نے عرض کیا نہیں،آپ ﷺ نے فرمایا: یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، ان کے ذرریعہ اللہ تعالی گناہوں اور خطاؤں کومٹادیتا ہے۔ (بخاری ۵۲۸،مسلم ۶۶۷)

(۵) نماز دنیا وآخرت میں نور ہے:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لئے نماز قیامت کے دن نور (اس کے ایمان کی) دلیل اور (عذاب الٰہی سے) نجات کا باعث ہوگی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لئے بروز قیامت نہ تو کوئی نور ہوگا نہ (ایمان کی) کوئی دلیل اور نہ (عذاب الٰہی سے) نجات کا کوئی ذریعہ.........“

(مسند احمد ۲/ ۱۶۹، دارمی ۲/ ۳۰۱، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: مشکاۃ المصابیح ۱/ ۱۲۷)

ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نماز نور ہے........ (مسلم ۲۲۳)

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اندھیروں میں مسجدوں کی جانب چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی بشارت سنادیجئے۔“ (ابوداؤد ۵۶۱، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/ ۱۱۲)

(۶) نماز کے لئے چل کر جانے پر نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، درجات بلند کئے جاتے ہیں اور گناہ مٹائے جاتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے، پھر اللہ کے کسی گھر (مسجد) کی طرف جائے تا کہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کرے، تو اس کے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو گناہ معاف ہوں گے اور دوسرے سے درجات بلند ہوں گے''۔ (مسلم ٦٦٦)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتلاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالی گناہوں کو مٹاتے اور درجات کو بڑھاتے ہیں، وہ ناپسندیدہ حالات میں اچھی طرح وضو کرنا اور دور مسجد تک پیدل چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔ (مسلم ٢٥١)

(٧) نماز کے لئے نکلنے والے کو حاجی کے برابر ثواب ملتا ہے:

ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اپنے گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز کے لئے نکلے، تو اسے احرام باندھے ہوئے حاجی کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو چاشت کی نماز کے لئے نکلے اسے عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اگر ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیان میں کوئی بیہودہ کام نہ ہو تو وہ علیین میں لکھی جاتی ہے''۔

(ابوداؤد ٥٥٨، تحقیق الالبانی (حسن) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ١١١ ح ٥٢٢)

۞ علیین سے مراد:

آسمانوں میں یا جنت میں یا سدرۃ المنتہی یا عرش کے پاس جگہ ہے جہاں نیک لوگوں کی روحیں اور ان کے اعمال نامے محفوظ ہوتے ہیں جس کے پاس مقرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (تفسیر احسن البیان ۷۷۲)

(۸) نمازی کے لئے جہنم اور نفاق سے براءت ہے:

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص چالیس دن با جماعت نماز پڑھے اور تکبیر اولی پا لے، تو اس کے لئے جہنم ونفاق سے براءت لکھ دی جاتی ہے''۔

(الجامع الصغیر ۱/۱۱۳۲، تحقیق الالبانی (حسن) دیکھئے: صحیح الترغیب والترہیب ۱/ ۹۸)

(۹) نمازی کے لئے جنت میں مہمان نوازی کا انتظام کیا جاتا ہے:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے''۔ (بخاری ۶۲۲، مسلم ۶۶۹)

(۱۰) نمازی کے لئے جنت کی خوشخبری ہے:

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِيْنَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (المؤمنون: ۹-۱۱)

جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَئِكَ فِيْ جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ﴾ (المعارج: ۳۴-۳۵)

اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالی نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں لہذا جو شخص ان نمازوں کو ادا کرے اور ہلکا سمجھ کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے، تو اس نمازی کے لئے اللہ کا وعدہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جو ان نمازوں کی ادائیگی نہ کرے، تو اس کے لئے اللہ کا وعدہ نہیں ہے، اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو جنت میں داخل فرمائے۔''

(ابوداؤد ۱۴۲۰، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۲۶۶)

بعض مخصوص نمازوں کے فضائل:

نماز فجر وعصر کی فضیلت:

عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص آفتاب کے طلوع وغروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نماز پڑھے گا وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسلم ۶۳۴)

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۷۸)

نماز قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، یقیناً فجر کے وقت قرآن کا پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔

مفسرین نے کہا: اس سے مراد نماز فجر ہے جس میں رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے پاس فرشتے رات و دن کو آگے پیچھے آتے جاتے ہیں اور وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھا ہوتے ہیں جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے، وہ آسمان کو چڑھتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کا حال خوب جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم جب ان کے پاس گئے تھے تو وہ اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری ۵۵۵، مسلم ۶۳۲)

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں، وہ جنت میں داخل ہوا۔

(بخاری ۵۷۴، مسلم ۶۳۵)

دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد نماز فجر و عصر ہیں۔

جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت میں ہے۔ (مسلم ۶۵۷)

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے یہاں حاضر تھے، آپ نے رات کو چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم اپنے رب کو یوں دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں تمھیں کوئی دقت نہیں ہوگی، لہذا اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ آفتاب کے طلوع و غروب سے پہلے نماز ادا کر لیا کرو تو کرو۔ (بخاری ۵۵۴، مسلم ۶۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کو نماز عصر اس قدر پیاری تھی کہ جب جنگ خندق کے دن کفار کے حملے اور تیراندازی کے سبب یہ نماز فوت ہوگئی تو آپ ﷺ کو شدید رنج پہنچا، اس پر نبی ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے:

"ملأ الله بيوتهم و قبورهم نارا شغلونا عن الصلاة الوسطى"

ہمیں کافروں نے درمیانی نماز، نماز عصر سے باز رکھا، اللہ تعالی ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ (بخاری ۲۹۳۱، مسلم ۶۲۷)

۞ نماز عشاء کی فضیلت:

عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص نماز عشاء باجماعت ادا کرے (اسے اتنا ثواب ہے) گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا اور پھر صبح کی نماز باجماعت پڑھے (تو اتنا ثواب پایا) گویا تمام رات نماز پڑھی۔'' (مسلم ۶۵۶)

(۴) بے نماز کا حکم:

فرض نمازوں کا چھوڑنا کفر ہے، لہذا جو شخص از راہ انکار فرض نمازوں کا تارک ہو، تو وہ اہل علم کے اتفاق کے ساتھ کفر اکبر کا مرتکب ہے، لیکن جو فرضیت کا منکر تو نہ ہو لیکن از راہ غفلت نمازوں کا تارک ہو تو اہل علم کے اقوال میں سے صحیح یہ ہے کہ وہ کفر اکبر کا مرتکب ہے۔ (ملاحظہ ہو: تحفۃ الاخوان ص ۷۲)

علامہ/محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ بے نماز کی بابت لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ فرض نماز کا تارک قرآن کریم، سنت رسول ﷺ، اقوال صحابہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقل صحیح کی روشنی میں کافر ہے۔

قرآن کریم سے دلیل:

مشرکین کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ وَآتَوُاْ الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ (توبہ:۱۱)

اگر یہ (شرک وکفر سے) توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں، تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

اس آیت کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ جب وہ لوگ ایسا نہ کریں تو تمہارے دینی بھائی نہیں ہیں، واضح رہے کہ گناہ چاہے کتنا ہی بڑا ہو اس کی وجہ سے دینی بھائی چارے کی نفی نہیں کی جاسکتی، البتہ اسلام سے خارج ہونے کی صورت میں ہی دینی بھائی چارہ ختم ہوتا ہے۔

حدیث رسول سے دلیل:

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بين الرجل و بين الكفر و الشرك ترك الصلاة“

انسان اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔ (مسلم۸۲)

اور سنن میں بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور کافروں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کا ہے جس نے نماز چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔

اقوال صحابہ سے دلیل:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا:

”لا حظ فی الاسلام لمن ترك الصلاة“

جس نے نماز چھوڑ دی اس کا اسلام میں ذرا بھی حصہ نہیں ہے۔

حدیث شریف میں ''حظ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی نصیب اور حصہ کے ہیں، یہ لفظ یہاں نکرہ ہے جو نفی کے تحت واقع ہے، لہذا یہ عام ہوگا یعنی بے نماز کا اسلام میں کچھ بھی حصہ نہیں نہ تھوڑا نہ زیادہ۔

عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

عقلی دلیل:

کیا یہ بات معقول ہے کہ ایک آدمی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو، اسے نماز کی اہمیت کا علم بھی ہو، یہ بھی خبر ہو کہ اللہ تعالی نے اس کی سخت تاکید کی ہے، پھر بھی اس کے ترک پر مصر رہے، سیدھی سادھی بات ہے کہ ایسا ناممکن ہے۔ (الأحکام الفقھیہ للعثیمین ۳۵)

اسحاق بن راہویہ نے بے نماز کے کافر ہونے پر اجماع نقل کرتے ہوئے کہا:

''عہد صحابہ سے لوگ برابر یہ کہتے ہوئے آئے ہیں کہ نماز کا چھوڑنے والا کافر ہے''۔

(دیکھئے: المحلی لابن حزم ۲/۲۴۲-۲۴۳)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بے نمازی کے کافر ہونے پر نو سے زائد دلائل کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے: شرح العمدۃ لابن تیمیہ ۲/۸۱ اور اس کے بعد کے صفحات)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ/عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علماء کرام کے صحیح ترین قول کے مطابق جو شخص سستی کی بنا پر نماز چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ اس کے وجوب کا قائل ہے، تو وہ کافر ہو جاتا ہے، چوں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''اصل چیز اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے'' آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے: ''آدمی اور کفر و شرک کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے'' نیز یہ حدیث نبوی ﷺ ''ہمارے اور ان مشرکین کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے جس شخص نے اس نماز کو چھوڑ دیا بلاشبہ اس نے کفر کیا'' اس حدیث کو امام احمد اور چاروں اصحاب سنن نے صحیح سند کے ساتھ بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور تابعی جلیل عبداللہ بن شفیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر تصور نہیں کرتے تھے۔

(فتاوی ابن باز ص ۲۸۰)

(۵) بے نماز کی اخروی سزا:

بے نماز کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لئے نماز قیامت کے دن نور (اس کے ایمان کی) دلیل اور (عذاب الٰہی سے) نجات کا باعث ہوگی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لئے بروز قیامت نہ تو کوئی نور ہوگا نہ (ایمان کی) کوئی دلیل اور نہ (عذاب الٰہی سے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نجات کا کوئی ذریعہ، نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

(مسند احمد۲/ ۱۶۹، دارمی۲/ ۳۰۱، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: مشکاۃ المصابیح ۱/ ۱۲۷)

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور جو فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے، اس کا سر قیامت کے دن پتھر سے کچلا جائے گا۔

(بخاری ۱۱۴۳، ۷۰۴۷)

اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن کریم میں بیان فرمایا کہ گنہگاروں کو جہنم میں لے جانے والا پہلا سبب نماز کا چھوڑنا ہے' فرمایا:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ﴾ (مدثر: ۴۲)

تمہیں جہنم میں کس چیز نے ڈالا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل:

شروطِ نماز

نماز کے لئے مندرجہ ذیل نو شرائط ہیں، نماز کی صحت انھیں شرطوں کے پائے جانے پر منحصر ہے، چنانچہ اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو نماز باطل ہے۔

پہلی شرط: اسلام

پہلی شرط اسلام ہے، چنانچہ کسی کافر کی نماز درست نہیں ہے، کیوں کہ کافر کے جملہ اعمال باطل، مردود ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَن يَعْمُرُواْ مَسَاجِدَ اللّٰه شَاهِدِيْنَ عَلَى أَنفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ أُوْلَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِيْ النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ﴾ (توبہ:۱۷)

مشرکوں کے لئے لائق نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی مسجدوں کو آباد کریں دراں حالیکہ وہ خود اپنے کفر کے آپ ہی گواہ ہیں، ان کے اعمال غارت واکارت ہیں اور وہ دائمی طور پر جہنمی ہیں۔

نیز ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلاَّ أَنَّهُمْ كَفَرُواْ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَلاَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَى وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ﴾ (توبہ:۵۴)

ان کے صدقات قبول نہ کئے جانے کا اس کے سوا کوئی اور سبب نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی ہی سے نماز کو آتے ہیں اور برے دل ہی سے خرچ کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ بحالت کفر انجام دیا گیا عمل باطل، عنداللہ غیر مقبول ہے۔

دوسری شرط: عقل

دوسری شرط عقل ہے اور اس کی ضد جنون ہے، چنانچہ عقل سے محروم دیوانہ شخص کی نماز درست نہیں ہے، کیوں کہ وہ فقدان عقل کی وجہ سے شرعی احکامات کا مکلّف نہیں ہے، یہاں تک کہ اس کی عقل واپس آجائے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رفع القلم عن ثلاثة : عن النائم حتى يستيقظ و عن الصغير حتى يكبر و عن المجنون حتى يعقل أو يفيق"

تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے (یعنی ان کے اقوال وافعال حساب میں نہیں ہیں) (۱) سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہوجائے (۲) چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہوجائے (۳) دیوانہ سے یہاں تک کہ وہ سمجھنے لگے یا مرض جنون سے شفایاب ہوجائے۔

(ابن ماجہ/ الطلاق ۲۰۴۱، ابوداؤد/ الحدود ۴۴۰۱، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۱/ ۳۴۷)

سنن ابوداؤد کے الفاظ اس طرح ہیں: "و عن الصبی حتی یحتلم" بچے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔

تیسری شرط: تمییز :

تیسری شرط تمییز ہے، اس کی ضد صغر سنی (چھوٹا پن) ہے اور اس کی حد سات سال ہے، چنانچہ جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے، تو اسے نماز کا حکم دیا جائے۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مروا أولادكم بالصلاة و هم ابناء سبع سنين و اضربوهم عليها و هم ابناء عشر سنين و فرقوا بينهم فى المضاجع"

اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں ترک نماز پر مارو اور ان کے بستر جدا کر دو۔

(ابوداؤد/ الصلاۃ ۴۹۵، ترمذی ۴۰۷، تحقیق الالبانی: (حسن) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ج ۱/ ۹۷ ح ۴۶۶)

چوتھی شرط: چھوٹی و بڑی ناپاکی سے پاک ہونا:

نماز کے لئے شرط ہے کہ نمازی چھوٹی و بڑی ناپاکی سے پاک ہو، چنانچہ چھوٹی ناپاکی کی صورت میں وضو اور بڑی ناپاکی کی صورت میں غسل اور پانی کی عدم موجودگی یا اس کے استعمال سے عاجزی کی صورت میں تیمّم لازم ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاةِ فاغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُواْ بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِن كُنتُمْ جُنُباً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاطَّهَّرُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاء أَحَدٌ مَّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاء فَلَمْ تَجِدُواْ مَاء فَتَيَمَّمُواْ صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ اللّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَكِن يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (المائدہ:٦)

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو، تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو، تو غسل کرو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے، تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کوئی بھی نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں فرماتا ہے.....۔

(مسلم/ الطہارۃ ۲۲۴، ترمذی/ الطہارۃ ح ۱، نسائی/ الطہارۃ ۱۳۹)

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نماز کی کنجی پاکی ہے......۔

(ابوداؤد/ الطہارۃ ۶۱، ترمذی ۳، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد/ ۱۵ ح ۵۵)

پانچویں شرط: بدن کپڑے اور نماز کی جگہ کا گندگی سے پاک ہونا:

نماز کی شرطوں میں سے ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑا اور نماز کی جگہ ہر طرح کی گندگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پاک ہوں۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (المدثر:۴)

اے نبی ﷺ اپنے کپڑوں کو پاک رکھیئے۔

❁ کن جگہوں پر نماز جائز نہیں ہے؟

جن جگہوں پر نماز جائز نہیں ہے وہ مندرجہ ذیل سات جگہیں ہیں:

(۱) قبرستان:

قبرستان میں نماز جائز نہیں ہے، کیوں کہ اس میں قبر والوں کی تعظیم کا اندیشہ ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے توحید کی حفاظت اور شرک کے سد باب کے طور پر قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الأرض كلها مسجد الا المقبرة و الحمام"

پوری روئے زمین نماز پڑھنے کی جگہ ہے قبرستان اور حمام کے علاوہ۔

(ابوداؤد۴۹۲، ترمذی ۳۱۷، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۹۷ ح ۴۶۳)

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کی وفات سے پانچ روز پہلے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''میں اللہ کے حضور اس بات سے اعلان براءت کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل (جگری دوست) ہو، اس لئے کہ اللہ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، آگاہ رہو کہ تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے جو قومیں گزری ہیں وہ اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیتی تھیں، خبردار! قبروں کو سجدہ کی جگہ نہ بناؤ، میں تمھیں ایسا کرنے سے سختی کے ساتھ روکتا ہوں"۔

(مسلم/المساجد ومواضع الصلاۃ ۵۳۲)

بلکہ آپ ﷺ نے ایک حدیث میں قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

"قاتل الله اليهود النصارى اتخذوا قبور انبياء هم مساجد"

یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت ہو جنھوں نے اپنے ابنیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(مسلم/المساجد ومواضع الصلاۃ ۵۳۰)

بلکہ آپ ﷺ نے قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں کو بدترین مخلوق قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ان من شرار الناس من تدركهم الساعة و هم أحياء و الذين يتخذون القبور مساجد"

بدترین لوگ وہ ہوں گے جو قیامت برپا ہوتے وقت زندہ ہوں گے اور جو قبروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔

(مسند احمد ۱/ ۴۰۵، صحیح ابن خزیمہ ۲/ ۶، تحقیق الالبانی: (حسن) دیکھئے: تلخیص احکام الجنائز ص ۸۸)

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ہر وہ جگہ جہاں نماز پڑھنے کا ارادہ کیا گیا اسے مسجد بنالیا گیا بلکہ ہر وہ جگہ جہاں نماز پڑھی جاتی ہے اسے مسجد کہا جاتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جعلت لی الارض مسجدا و طھورا" زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے۔ (کتاب التوحید ص ۳۸)

علامہ صالح الفوزان حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

"قبر کے پاس دعا، نماز، ذبح، نذر بلکہ کسی بھی طرح کی عبادت حرام ہے گرچہ اس پر مزار نہ بنایا گیا ہو۔" (اعانۃ المستفید شرح کتاب التوحید ا/ ۲۸۹)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اجعلوا من صلاتکم فی بیوتکم و لا تجعلوھا قبورا"

اپنی بعض نمازیں گھروں میں پڑھ لیا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

(بخاری/ الصلاۃ ۴۳۲، مسلم/ صلاۃ المسافرین ۷۷۷، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو (نفل) نماز گھروں میں پڑھنے کا حکم دیا اور اسے قبرستان کی طرح (نفل) نمازوں سے ویران کرنے سے منع فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں نماز درست نہیں ہے۔"

(شرح ابن رجب للبخاری ۳/ ۲۳۲)

امام بغوی رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

اس حدیث سے پتہ چلا کہ قبر کی جگہ نماز کی جگہ نہیں ہے۔ (شرح السنۃ ۲/ ۴۱۳)

قبر والی مسجد میں نماز کا حکم:

"وہ مسجدیں جن میں قبر ہوں ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے ضروری ہے کہ ان قبروں کو اکھیڑ دیا جائے اور ان کی مٹی کو عام قبرستان میں منتقل کر دیا جائے، ہر قبر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مٹی کو اور قبروں کی طرح الگ الگ گڈھے میں ڈال دیا جائے، مسجدوں میں قبروں کو باقی رکھنا جائز نہیں ہے نہ تو کسی ولی کی قبر کو اور نہ اس کے علاوہ کسی اور کی قبر کو، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور لوگوں کو اس سے ڈرایا ہے اور یہود ونصاری کو ان کے اس عمل پر لعنت کی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" لعن الله اليهود و النصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد"

یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے اس قول سے امت کو یہود ونصاری کے فعل سے ڈرانا چاہتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

اور جب ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو حبشہ کے گرجا گھر کے بارے میں خبر دی جس میں تصویریں تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اولئك اذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا و صورا فيه تلك الصور أولئك شرار الخلق عند الله" (بخاری ومسلم)

جب ان کا کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنادیتے اور اس میں ان تصویروں کو لٹکا دیتے، وہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" ألا و ان من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور انبياء هم و صالحيهم مساجد ألا فلا تتخذوا القبور مساجد فاني أنهاكم عن ذلك "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبردار! تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اپنے انبیاء وصالحین (بزرگوں) کی قبروں کو مسجد بنالیا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

(صحیح مسلم بروایت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو مسجد بنانے سے منع فرمایا اور اس کے مرتکبین کو لعنت کی اور خبر دی کہ وہ بدترین مخلوق ہیں، لہذا اس فعل سے اجتناب ضروری ہے۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ ہر وہ شخص جس نے کسی قبر کے پاس نماز پڑھی اس نے اسے سجدہ گاہ بنالیا اور جس نے اس پر مسجد بنائی اس نے بھی اسے سجدہ گاہ بنالیا تو ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل اور اس لعنت سے بچتے ہوئے جو قبروں پر مساجد تعمیر کرنے والوں کے بارے میں اللہ عزوجل کی جانب سے صادر ہوئی ہے قبروں کو مسجدوں سے دور رکھا جائے اور مسجدوں میں قبریں نہ بنائی جائیں، کیوں کہ اگر بندہ مسلم کسی ایسی مسجد میں نماز پڑھے جسمیں قبریں ہوں تو شیطان اس کے لئے اس گمراہی کو مزین کرسکتا ہے کہ وہ مردہ کو پکارنے یا اس سے فریاد طلب کرنے لگے یا اس کے لئے نماز پڑھنے یا سجدہ کرنے لگے اور ہوسکتا ہے کہ اس طرح وہ بڑے شرک میں مبتلا ہوجائے، نیز یہ یہود ونصاری کا فعل ہے چنانچہ ان کی مخالفت، ان کے طریقہ اور فعل بد سے دوری اختیار کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

لیکن اگر قبریں پرانی ہوں پھر ان پر مسجد بنادی گئی ہو تو ضروری ہے کہ اسباب شرک کے خاتمہ اور اس کے ذرائع کے سد باب کے لئے اس مسجد کو منہدم کردیا جائے اور اس کو وہاں سے ختم کردیا جائے اس لئے کہ مسجد وہی نئی ہے، جیسا کہ اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم نے اس کو مدلل انداز میں ذکر کیا ہے۔

✿ ایک شبہہ کا ازالہ:

ہم یہاں پر ایک شبہہ کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں جسے قبر پرست لوگ پیش کرتے ہیں وہ مسجد نبوی میں نبی ﷺ کی قبر کا پایا جانا ہے۔

اس شبہہ کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کو مسجد میں دفن نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا، جب ولید بن عبدالملک نے پہلی صدی کے آخر میں مسجد نبوی کی توسیع کی، تو حجرہ عائشہ کو مسجد میں داخل کر دیا اور انھوں نے ایسا اچھا نہ کیا، بعض اہل نے اس کا انکار بھی کیا لیکن انھوں نے یہ سمجھا کہ توسیع کی نیت سے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لہذا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ قبروں پر مسجدوں کی تعمیر کے لئے یا مردوں کو مسجدوں میں دفن کے لئے اس کو دلیل بنائے، کیوں کہ یہ صحیح احادیث کے خلاف ہے نیز قبر والوں کے ساتھ شرک کے وسائل میں سے ہے۔

(مجموعہ فتاوی ومقالات متنوعہ ج ۱۰/ ۲۹۶)

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جہاں تک قبر نبوی کا تعلق ہے جس کو مسجد نبوی شامل ہے، تو یہ بات معلوم ہے کہ مسجد نبوی آپ ﷺ کے انتقال سے پہلے تعمیر کی گئی، چنانچہ اسے قبر نہیں بنایا گیا اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ نبی ﷺ مسجد نبوی میں دفن نہیں کئے گئے، بلکہ آپ ﷺ اپنے گھر میں دفن کئے گئے جو مسجد سے الگ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولید بن عبدالملک رحمہ اللہ نے اپنے دورحکومت ۸۸ ہج میں مدینہ منورہ کے امیر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس خط لکھا کہ وہ مسجد نبوی کو منہدم کر کے ازواج مطہرات کے حجروں کو اس میں ملا دیں، تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے قوم کے سرداروں اور فقہاء کو اکٹھا کیا اور ان کے سامنے امیر المؤمنین ولید بن عبدالملک کے خط کو پڑھا، امیر المؤمنین کی یہ بات ان لوگوں پر گراں گزری، ان لوگوں نے کہا: ان حجروں کو اسی حال میں چھوڑ دینا زیادہ لائق عبرت ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے انکار کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کو مسجد نبوی میں داخل کیا جائے ان کو یہ ڈر محسوس ہوا کہ کہیں قبر نبوی کو سجدہ گاہ نہ بنا لیا جائے، عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ان باتوں کو لکھ کر ولید بن عبدالملک کے پاس بھیجا تو ولید بن عبد الملک نے جوابا لکھا کہ ان کے حکم کو نافذ کیا جائے، عمر بن عبدالعزیز کے لئے اس حکم کو نافذ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

چنانچہ نبی ﷺ کی قبر نہ تو مسجد میں بنائی گئی اور نہ ہی آپ کی قبر پر مسجد بنائی گئی، لہذا اس میں کسی کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کہ مسجدوں میں دفن کرنا یا قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنا درست ہے۔ (فتاوی أرکان الاسلام ص ۳۰۲)

(ب) بیت الخلاء:

بیت الخلاء میں نماز جائز نہیں ہے کیوں کہ وہ ناپاک گندی اور شیطانوں کے حاضر ہونے کی جگہ ہے، نیز جب بیت الخلاء میں اللہ کا ذکر اور قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں ہے تو نماز بدرجہ اولی جائز نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''مسجدیں اللہ کا گھر اور فرشتوں کی جائے پناہ ہیں اور بیت الخلاء شیطانوں کی جائے پناہ ہیں اسی وجہ سے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی مشروع ہے ''أعوذ باللہ من الخبث و الخبائث'' (اللہ کی پناہ لیتا ہوں نر و مادہ خبیث جنوں کے شر سے) چنانچہ اس گندی جگہ پر اللہ کی عبادت درست نہیں ہے جو شیطانوں کی جائے پناہ ہو۔'' (الشرح الممتع ۲/ ۲۳۷)

(ج) حمام:

حمام (غسل خانہ) میں نماز جائز نہیں ہے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''الأرض كلها مسجد الا المقبرة و الحمام''

پوری روئے زمین مسجد ہے قبرستان اور حمام کے علاوہ۔

(ابوداؤد۴۹۲، ترمذی ۳۱۷، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۹۷ ح ۴۶۳)

(د) اونٹ کا باڑہ:

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''لا تصلوا في مبارك الابل فانها من الشياطين''

اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیوں کہ وہ شیطانوں میں سے ہیں۔

(ابوداؤد/ الطہارۃ ۱۸۴، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۳۷ ح ۱۶۹)

صاحب عون المعبود فرماتے ہیں: ''اونٹ کے شیطانوں میں سے ہونے کا مفہوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ اونٹ میں بہت زیادہ شر پایا جاتا ہے، چنانچہ اگر وہاں پر نماز پڑھی جائے تو نمازی کا دل اس کے شر سے تشویش میں رہے گا اور اگر اونٹ بدک گیا تو نماز کو توڑنے کی ضرورت بھی پڑ جائے گی''۔

(عون المعبود ج۱/ ۲۴۶)

(ح) جہاں پر تصویر ہو:

تصویر والی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ نے اس میں نماز پڑھی، آپ ﷺ اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک کہ اس میں بنی ہوئی تصویروں کو مٹا نہیں دیا گیا۔ اس واقعہ میں دلیل ہے کہ تصویر والی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور حمام میں نماز پڑھنے کے مقابل یہ کراہت میں زیادہ بڑھا ہوا ہے، کیوں کہ حمام میں نماز کی کراہت یا تو گندگی کے امکان یا شیطان کی جائے پناہ ہونے کی وجہ سے ہے اور یہی بات صحیح ہے، لیکن تصویر والی جگہ پر نماز پڑھنے سے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اور (گزری ہوئی) امتوں کا بیشتر شرک تصویروں اور قبروں کی جانب سے تھا''۔ (زاد المعاد ج۳/ ۴۰۲)

(ل) خانہ کعبہ کی چھت پر:

خانہ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں دوران نماز خانہ کعبہ کی جانب رخ کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرۃ: ۱۴۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اپنا منہ مسجد حرام کی جانب پھیر لیں۔
اور جس نے خانہ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھی اس نے خانہ کعبہ کی جانب رخ نہیں کیا۔

(م) غصب کردہ زمین پر:

غصب کردہ زمین پر نماز جائز نہیں ہے کیوں کہ اس میں غیر کی ملکیت کو اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا ہے۔
امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''غصب کردہ زمین میں نماز پڑھنا بالاتفاق حرام ہے۔'' (المجموع ج۳/۱۶۵)

چھٹی شرط: وقت کا داخل ہونا:

ارشاد باری تعالی ہے:
﴿إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً﴾ (النساء:۱۰۳)
یقنا نماز مومنوں پر مقررہ اوقات پر فرض ہے۔
عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''حج کی طرح نماز کا بھی ایک متعین وقت ہے''۔
(تفسیر ابن کثیر ص ۳۵۸)
قاضی شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
اس آیت کریمہ کا معنی یہ ہے کہ اللہ نے اپنے بندوں پر متعین اوقات میں نماز فرض قرار دی ہے، لہذا بغیر کسی عذر شرعی مثلا نیند یا بھول وغیرہ کے نماز کو اس کے متعین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت کے علاوہ میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (فتح القدیر ج ۱/ ۷۶۹)

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔

(بخاری/ مواقیت الصلاۃ ۵۲۷، مسلم/ الایمان ۸۵)

❁ نماز کے اوقات:

نماز کے اوقات بالتفصیل یہ ہیں:

(۱) نماز ظہر کا وقت:

نماز ظہر کا وقت سورج کے زوال سے لے کر اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ، سایہ اصلی کے علاوہ اس کے برابر ہو جائے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”و وقت الظهر اذا زالت الشمس و كان ظل الرجل كطوله ما لم تحضر العصر“

نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور (اس وقت تک رہتا ہے) جب تک آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر نہ ہو جائے، یعنی عصر کے وقت تک۔

(مسلم/ المساجد ۶۱۲)

❁ سخت گرمی میں نماز ظہر کی تاخیر افضل ہے:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"اذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاۃ فان شدۃ الحر من فیح جھنم"

جب گرمی کی شدت بڑھ جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

(بخاری/مواقیت الصلاۃ ۵۳۳، مسلم/المساجد ۶۱۵، یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔)

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے ظہر کے لئے اذان دینی چاہی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا ہو جانے دو، اس نے پھر اذان دینی چاہی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا ہو جانے دو، یہاں تک کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے، لہذا جب گرمی میں شدت آجائے تو نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھو۔ (بخاری/مواقیت الصلاۃ ۵۳۹)

ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ عصر کے وقت پڑھو، بلکہ مراد یہ ہے کہ شدت کی گرمی میں سورج ڈھلتے ہی فورا نہ پڑھو، تھوڑی دیر کر لو تا کہ سورج کی تمازت ہلکی ہو جائے۔

جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وقت معتاد کے بعد پڑھو کہ گرمی کی شدت کمزور ہو جائے''۔ (دیکھئے: فتح الباری ج ۲/۲۲)

بعض اہل علم نے کہا: کہ نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کو اتنی دیر تک موخر کیا جائے کہ دیواروں کا سایہ آجائے جس کے سایہ تلے گزرنے والے گزر سکیں، جیسا کہ ابن العربی رحمہ اللہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ملاحظہ ہو: تنویر الحوالک للسیوطی طبعہ: المکتبہ التجاریہ مصر ج۱/ ۲۹)

❁ موسم سرما میں نماز ظہر کی تعجیل افضل ہے:

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب گرمی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو نماز ظہر پڑھنے میں جلدی کرتے۔ (سورج ڈھلتے ہی پڑھ لیتے)

(نسائی/ المواقیت ۵۰۰، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح النسائی ۱/ ۱۶۹)

ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہجرہ (نماز ظہر) جسے تم اول کہتے ہو اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا اور عصر پڑھتے کہ اس کے بعد ہم میں سے کوئی اپنی جگہ جو مدینہ کے کنارے پر ہوتی واپس پہنچ جاتا اور سورج کی تمازت باقی ہوتی تھی (راوی حدیث سیار کہتے ہیں) میں مغرب کے بارے میں بھول گیا کہ انھوں نے کیا کہا تھا اور آپ ﷺ کو یہ پسند تھا کہ عشاء جسے تم عتمہ کہتے ہو دیر کرکے پڑھیں اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور نماز فجر سے ایسے وقت لوٹتے کہ آدمی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور نماز فجر میں آپ ساٹھ سے سو آیات تک کی تلاوت فرماتے تھے۔

(بخاری/ المواقیت ۵۴۷، مسلم، المساجد ۶۴۷)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھا کہ تم نماز ظہر اس وقت پڑھو جب سورج مائل ہو جائے۔ (یعنی زوال پذیر ہو جائے)

(موطا امام مالک، باب وقوت الصلاۃ ۷، اس کی سند صحیح ہے، دیکھئے: شرح الزرقانی ۱/ ۳۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) نماز عصر کا وقت:

نماز عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے اس وقت تک ہے جب تک سورج میں زردی نہ آجائے یا ہر چیز کا سایہ دو مثل نہ ہو جائے۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"و وقت العصر ما لم تصفر الشمس" عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ سورج میں زردی نہ آجائے۔ (مسلم/ المساجد ۶۱۲)

اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے نبی ﷺ کو دوسرے روز نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا۔

(سنن النسائی/ المواقیت ۵۲۷)

معلوم ہوا کہ نماز عصر کا جائز وقت سورج میں زردی آنے تک ہے اور وقت ضرورت سورج میں زردی آنے سے لیکر غروب آفتاب تک ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سورج نکلنے سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت پالے، تو اسے فجر کی نماز مل گئی اور جو کوئی سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو اسے عصر کی نماز مل گئی۔"

(بخاری/ مواقیت الصلاۃ ۵۷۹، مسلم/ المساجد ۶۰۸ بروایت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

چنانچہ جس نے عذر شرعی (مثلاً نیند، بھول، بیماری وغیرہ) کی بنا پر نماز کو غروب آفتاب تک موخر کیا اس نے بلا گناہ وقت میں نماز پالی اور اس کی نماز قضا نہ ہوئی، لیکن بغیر کسی عذر شرعی کے نماز کو غروب آفتاب تک موخر کرنے والا گناہ گار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی نماز عصر یہ ہے کہ وہ بیٹھا ہوا سورج کے زرد ہونے کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کی دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے، تو وہ نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس میں اللہ کو برائے نام ہی یاد کرتا ہے''۔

(مسلم/ المساجد ومواضع الصلاۃ ۶۲۲، ابوداؤد/ الصلاۃ ۴۱۳)

واضح رہے کہ اگر نماز عصر کی تاخیر (بغیر کسی عذر شرعی کے) سورج کے زرد ہونے کے بعد غروب آفتاب تک جائز ہوتی تو نبی ﷺ اس کے مرتکب کی مذمت نہ فرماتے اور نہ ہی اس عمل کو نفاق کی علامت قرار دیتے۔

(المغنی ۲/ ۱۶، مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ للامام ابن باز ۱۰/ ۳۸۴)

❁ نماز عصر کی تعجیل افضل ہے:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نماز عصر پڑھتے تھے اور آفتاب بلند تیز ہوتا تھا اگر کوئی شخص نماز عصر کے بعد مدینہ شہر سے عوالی (مدینہ کی نواحی بستیوں کو) جاتا، تو جب ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا تھا، بعض عوالی مدینہ سے چار کوس کے فاصلہ پر واقع ہیں۔

(بخاری/ مواقیت الصلاۃ ۵۵۰، مسلم/ المساجد ۶۲۱ سنن ابی داؤد/ الصلاۃ ۴۰۴)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

چار میل کی مسافت طے کرنے کے بعد بھی سورج کا بلند ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ نبی ﷺ نماز عصر جلدی پڑھتے تھے۔ (فتح الباری ج ۲/ ۳۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رافع بن جدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر اونٹ ذبح کئے جاتے، دس حصوں میں تقسیم کئے جاتے، پھر گوشت پکائے جاتے اور ہم غروب آفتاب سے پہلے پکا ہوا گوشت کھاتے۔

(بخاری/ الشرکۃ ۲۴۸۵، مسلم/ المساجد ومواضع الصلاۃ ۶۲۴)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر اس وقت پڑھتے تھے جبکہ سورج بلند سفید ہوتا تھا آپ ﷺ کے ساتھ نماز عصر سے فارغ ہو کر کوئی شخص غروب آفتاب سے پہلے ذوالحلیفہ چھ میل کے فاصلہ پر پہنچ جاتا تھا۔

(دارقطنی/ الصلاۃ ۹۹۱، مستدرک حاکم ج ۱/ ۳۰۶ ح ۶۹۲)

❁ "عوالی" سے مراد:

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

"عوالی سے مراد مدینہ کے گردونواح کی بستیاں ہیں، سب سے دور بستی مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر اور سب سے قریب بستی مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھی اور بعض بستیاں مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھیں"۔

ملاحظہ ہو: التعلیق المغنی علی الدارقطنی ج ۱/ ۶ ۲۴۷ طبعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

❁ سورج کے زندہ ہونے کا مفہوم:

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سورج کی حیاۃ اس کی گرمی کا محسوس کرنا ہے۔

(نیل الاوطار ج ۱/ ۴۲۰)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں کہا: سورج کی گرمی کا محسوس کیا جانا یہی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی حیاۃ ہے۔ (دیکھئے: سنن ابی داؤد طبعہ دارالسلام ص ۷۰)

(۳) نماز مغرب کا وقت:

نماز مغرب کا وقت سورج کے غروب ہونے سے لے کر آسمان پر سرخی کے غائب ہونے تک ہے۔

جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

"و وقت صلاۃ المغرب ما لم یغب الشفق" مغرب کی نماز کا وقت آسمان پر سرخی کے غائب ہونے تک ہے۔ (مسلم/المساجد ۶۱۲)

✿ شفق کی تعریف:

لغت عرب کی معتبر کتاب "**لسان العرب**" میں ہے: رات کے ابتدائی حصہ میں سورج کی باقی ماندہ روشنی اور اس کی سرخی کو شفق کہتے ہیں جو نماز عشاء کا وقت شروع ہونے تک مغرب میں دکھائی دیتی ہے۔ (لسان العرب ج ۱۰/ ۱۷۹)

نیز عربی زبان کی معروف لغت "**تاج العروس**" میں ہے کہ شفق اس سرخی کو کہتے ہیں جو غروب آفتاب کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک آسمان پر دکھائی دیتی ہے۔ (تاج العروس ج ۱/ ۶۴۰۱)

امام ابن الأثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مغرب کی سمت آسمان میں سورج کی باقی ماندہ سرخی کو شفق کہا جاتا ہے۔

(النہایۃ فی غریب الأثر ج ۳/ ۹۴۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الازہری رحمہ اللہ نے کہا: ''شفق کا معنی اہل عرب کے یہاں سرخی کے ہیں۔فراء نے کہا: میں نے بعض عرب کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”علیہ ثوب مصبوغ کأنہ الشفق“ اس کے جسم پر رنگین کپڑا ہے گویا کہ وہ شفق ہے اور وہ کپڑا سرخ تھا، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کلام عرب میں شفق سرخی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔''

(الزاہر فی غریب الفاظ الشافعی ص ۷۵)

نماز مغرب کی ادائیگی اول وقت میں افضل ہے:

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ آفتاب غروب ہوتے ہی مغرب کی نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

(بخاری/مواقیت الصلاۃ ۱۶۵، مسلم/المساجد مواضع الصلاۃ ۶۳۶)

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھتے تھے، تو ہم میں سے ہر ایک ایسے وقت لوٹ جاتا تھا کہ وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔

(بخاری/مواقیت الصلاۃ ۵۵۹، مسلم/المساجد ومواضع الصلاۃ ۶۳۷، ابن ماجہ/الصلاۃ ۶۸۷)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ نماز مغرب غروب آفتاب کے فورا بعد اول وقت میں پڑھ لیتے تھے یہاں تک کہ جب ہم نماز سے لوٹتے تھے اور ہم میں کا کوئی اپنی کمان سے تیر چلاتا تھا تو روشنی کے باقی ہونے کی وجہ سے اس کے گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتا تھا۔''

(شرح النووی علی صحیح مسلم ج ۳/ ۱۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لا تزال أمتی بخیر أو علی الفطرة ما لم یوخروا المغرب الی أن تشتبك النجوم“

امت ہمیشہ بھلائی یا اصل حالت پر رہے گی جب تک نماز مغرب کو ستاروں کے ظاہر ہونے تک موخر نہیں کرے گی۔

(ابوداؤد/ الصلاۃ ۴۱۸، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد/ ۸۴ ح ۴۰۳)

لیکن نماز مغرب جلدی پڑھنے کا یہ معنی بھی نہیں ہے کہ مؤذن جوں ہی اذان سے فارغ ہو، ابھی اپنی جگہ سے صف تک بھی نہ پہنچا ہو اور اقامت شروع کر دی جائے، بلکہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان مغرب کے بعد دو رکعت سنت پڑھی جائے، پھر نماز مغرب کے لئے اقامت کہی جائے، جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے واضح ہوتا ہے۔

عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”صلوا قبل صلاة المغرب قال فی الثالثة : لمن شاء کراهیة أن یتخذها الناس سنة“

نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھو، پھر تیسری بار فرمایا: جو چاہے، اس ڈر سے کہ کہیں لوگ اسے (لازمی) سنت نہ بنا لیں۔ (بخاری/ التہجد ۱۱۸۳)

سنن ابوداؤد وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”صلوا قبل المغرب رکعتین، ثم قال: صلوا قبل المغرب رکعتین لمن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شاء خشية أن يتخذها الناس سنة"

نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھو، پھر فرمایا: نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھو، پھر تیسری بار فرمایا: جو چاہے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ اسے لازمی سنت نہ بنالیں۔

(ابوداؤد/ التطوع ۱۱۸۱، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ج ۱/ ۲۳۸ ح ۱۱۴۰)

امام صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نبی ﷺ کا یہ فرمان: "کہ کہیں لوگ اسے سنت نہ بنالیں" کا مفہوم یہ ہے کہ کہیں لوگ اسے عادت جیسا پسندیدہ طریقہ نہ بنالیں، پھر اسے کبھی چھوڑیں ہی نہیں۔" (سبل السلام ج ۲/ ۹)

انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ہم لوگوں کا طریقہ تھا کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا، تو لوگ جلدی سے ستونوں کی آڑ میں چلے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے یہاں تک کہ اگر کوئی اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوتا تو وہ ان دو رکعتوں کے پڑھنے والوں کی کثرت کی وجہ سے یہ سمجھتا کہ نماز ختم ہوگئی ہے۔

(بخاری/ الاذان ۶۲۵، مسلم/ صلاۃ المسافرین ح ۸۳۷، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔)

چنانچہ یہ سنت نبی ﷺ کے قول، فعل اور تقریر (اجازت) سے ثابت ہے۔

(۴) نماز عشاء کا وقت:

نماز عشاء کا وقت مغرب کا وقت ختم ہونے سے لیکر آدھی رات تک ہے۔

جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نماز عشاء کا آخر وقت ٹھیک آدھی رات تک ہے۔ (مسلم/ المساجد ۶۱۲، ابوداؤد ۳۹۶)

یہ نماز عشاء کا جائز وقت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عذر شرعی (مثلا نیند، بھول، بیماری وغیرہ) کی بنا پر وقت ضرورت آدھی رات سے صبح صادق تک ہے، چنانچہ اگر کسی نے نماز عشاء بغیر کسی عذر شرعی کے وقت ضرورت یعنی آدھی رات کے بعد پڑھی تو اس کی نماز تو ادا ہوگئی لیکن وہ شخص اس کو وقت ضرورت تک مؤخر کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوا۔

(دیکھئے: المغنی ۲/ ۱۶، مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ لابن باز ۱۰/ ۳۸۵)

جیسا کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أما انه ليس فى النوم تفريط انما التفريط على من لم يصل الصلاة حتى يجى وقت الصلاة الأخرى فمن فعل ذلك فليصلها حين ينتبه لها"

خبردار! نیند میں کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی تو یہ ہے کہ آدمی بیدار ہوکر بھی نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے، لہذا جس شخص سے ایسا ہو جائے (نیند کی وجہ سے اس کی نماز قضا ہو جائے) تو جوں ہی بیدار ہو نماز پڑھ لے۔

(مسلم/ المساجد ۶۸۱)

❁ نماز عشاء کی تاخیر افضل ہے:

اگر نماز عشاء کی تاخیر نمازیوں کے لئے باعث مشقت نہ ہو تو اس کی تاخیر افضل ہے۔

جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نے نماز عشاء کو (خلاف معمول) مؤخر کیا، یہاں تک کہ رات کا بیشتر حصہ گزر گیا اور اہل مسجد تک سو گئے، پھر آپ ﷺ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا:

اس نماز کا (افضل) وقت یہی ہے اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مسلم/المساجد ح ۶۳۸)

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ نبی ﷺ نماز عشاء کو جسے تم عتمہ کہتے ہو مؤخر کرنا پسند فرماتے تھے۔ (بخاری/المواقیت ۵۴۷، مسلم/المساجد ۶۴۷)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لولا أن أشق علی أمتی لامرتهم أن یوخروا العشاء الی ثلث اللیل و نصفه"

اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں انھیں حکم دیتا کہ نماز عشاء کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کریں۔

(ترمذی/الصلاۃ ۱۶۷، ابن ماجہ/الصلاۃ ۶۹۱، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح الترمذی ۱/۱۱۲ ح ۱۶۷)

(۵) نماز فجر کا وقت:

نماز فجر کا وقت صبح صادق سے لیکر طلوع آفتاب تک ہے۔

گرچہ نماز فجر کا اخیر وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے لیکن اول وقت اندھیرے میں اس کی ادائیگی افضل ہے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

(بخاری/الاذان ۸۶۷، مسلم/المساجد ۶۴۵)

جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نماز فجر غلس (اندھیرے) میں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری/مواقیت الصلاۃ ح ۵۶۰، مسلم ح ۶۴۶)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز فجر ایک بار غلس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اندھیرے) میں اور ایک بار اسفار (روشنی) میں پڑھی، پھر اس کے بعد آپ ہمیشہ اندھیرے ہی میں پڑھتے رہے یہاں تک کہ وفات تک آپ نے کبھی بھی روشنی میں نہیں پڑھی۔

(ابوداؤد ۳۹۴، تحقیق الالبانی: (حسن) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ج۱/۸۰ ح۳۷۸)

قاضی شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مذکورہ حدیث سے اسفار کا نہیں بلکہ غلس میں نماز پڑھنے کی افضلیت کا پتہ چلتا ہے، کیوں کہ اگر غلس میں نماز پڑھنا افضل نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ تا موت اس کو لازم نہ پکڑتے۔ (نیل الاوطار ۲/۲۳)

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ وہ نماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے اور ان لوگوں سے محال ہے کہ وہ افضل کو چھوڑ کر غیر افضل پر عمل کریں جب کہ وہ فضائل کو بجالانے میں سب سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔'' (التمہید ۴/۴۰)

❁ غلس اور اسفار کا معنی:

صبح کی روشنی سے ملے ہوئے رات کے آخری حصہ کے اندھیرے کو غلس کہتے ہیں۔

(النہایۃ فی غریب الحدیث ج۴/ ۳۷۷، لسان العرب ۶/ ۱۵۶)

اسفار کے معنی روشنی کے ہیں۔

امام رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

'' اسفر الصبح'' کے معنی ہیں '' أضاء'' یعنی روشنی ہوئی، چنانچہ حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اسفروا بالفجر'' کا معنی یہ ہے کہ نماز فجر کو روشن کر کے پڑھو۔

(مختار الصحاح ۱/۳۲۶)

ابن الاثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" اسفر الصبح" کہتے ہیں جب صبح واضح اور روشن ہو جائے۔

دیکھئے: النہایۃ فی غریب الاثر ج ۲/۹۴۱

❁ حدیث ''أسفروا بالفجر ''کی تشریح:

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''أسفروا بالفجر فانه أعظم للأجر''

نماز فجر کو روشن کر کے پڑھو کیوں کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

(ترمذی/ الصلاۃ ۱۵۴، ابوداؤد ۴۲۴، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ترمذی ۱/۱۰۷)

واضح رہے کہ اس حدیث میں فجر کو روشن کر کے آخر وقت میں پڑھنا مراد نہیں، بلکہ اس سے طلوع فجر کا واضح اور متحقق ہونا مراد ہے، جیسا کہ اہل علم کے مندرجہ ذیل کلام سے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ فرماتے ہیں: ''نماز فجر کو روشن کر کے پڑھنے کا معنی یہ ہے کہ نماز فجر اس وقت پڑھو جب فجر واضح ہو جائے اور اس میں کوئی شک نہ رہے، ان لوگوں نے اس کا مفہوم یہ نہیں سمجھا کہ نماز فجر کو اول وقت سے مؤخر کرنا مراد ہے۔'' (سنن الترمذی طبعہ دارالسلام ص ۴۴)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اسفار یہ ہے کہ طلوع فجر کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقین ہو جائے۔ (دیکھئے: شرح العمدۃ ج ۲/۲۲۲)

بعض اہل علم کا قول یہ ہے کہ نماز فجر کو روشن کر کے پڑھنے کا معنی یہ ہے کہ نماز فجر غلس میں شروع کی جائے اور اسفار میں ختم کی جائے۔

جیسا کہ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نماز فجر غلس میں شروع کی جائے اور اسفار میں ختم کی جائے، جیسا کہ نبی ﷺ کا عمل تھا اس طرح آپ ﷺ کے قول وفعل میں موافقت ہے، باہم دونوں میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے اور یہ بات کیسے سوچی جاسکتی ہے کہ نبی ﷺ کسی عمل پر ہمیشگی برتیں اور زیادہ اجر اس کے خلاف دوسرے عمل میں ہو۔ (اعلام الموقعین ج ۲/۲۹۰)

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث وآثار پر عمل کرتے ہوئے نماز فجر غلس میں شروع اور اسفار میں ختم کرنی چاہئے، امام ابوحنیفہ، ابویوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ (شرح معانی الآثار ج ۱/۱۸۴)

علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلاشبہ غلس میں نماز پڑھنے کی احادیث اسفار پر دلالت کرنے والی احادیث کے مقابل زیادہ صحیح، قوی اور باعتبار تعداد زیادہ ہیں اور اکثر اہل علم کی رائے غلس ہی کے افضل ہونے کی ہے، چنانچہ غلس ہی میں نماز پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ۱/ ۵۰۵)

❁ اوقات نماز کی وضاحت کے لئے دو احادیث:

اوقات نماز کی وضاحت کے لئے ہم ذیل میں دو احادیث پیش کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر نہ ہو جائے یعنی جب تک عصر کا وقت نہ ہو اور نماز عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک آفتاب زرد نہ ہو جائے اور نماز عشاء کا وقت ٹھیک آدھی رات تک ہے اور نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لے کر اس وقت تک ہے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو۔ (مسلم/المساجد ۶۱۲)

(۲) جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، جب سورج ڈھل گیا، تو کہا: اٹھو اے محمد ﷺ! ظہر کی نماز پڑھو جب آفتاب جھک گیا، پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جب آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اٹھو اے محمد ﷺ! عصر کی نماز پڑھو، پھر آپ ﷺ ٹھہرے رہے، یہاں تک جب آفتاب ڈوب گیا تو جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اٹھو اے محمد ﷺ: مغرب کی نماز پڑھو، آپ ﷺ اٹھے اور مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا تھا، پھر آپ ﷺ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جب سرخی غائب ہو گئی تو جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اٹھو اے محمد ﷺ! عشاء کی نماز پڑھو، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام فجر ظاہر ہوتے ہی آئے اور کہا اٹھو اے محمد ﷺ اور فجر کی نماز پڑھو، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز فجر ادا کی، پھر دوسرے دن جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام آئے جب آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور کہا اٹھو اے محمد ﷺ! نماز پڑھو، آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر جبرئیل علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلام اس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو گنا ہو گیا، اور کہا اٹھو اے محمد ﷺ !اور نماز پڑھو، آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر مغرب کے لئے جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام اس وقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اس وقت جس وقت پہلے روز آئے تھے اور کہا اٹھو اے محمد ﷺ نماز پڑھو، آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر عشاء کے لئے اس وقت آئے جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا اور کہا اٹھو اے محمد ﷺ نماز پڑھو آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب خوب روشنی ہوگئی اور کہا اٹھو اے محمد ﷺ! نماز پڑھو، آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی، پھر جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا: ان دونوں وقتوں کے بیچ میں نماز کا وقت ہے۔

(نسائی/ المواقیت ح ۵۲۷، امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اوقات نماز کے باب میں سب سے صحیح جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے''، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، دیکھئے: ارواء الغلیل ج ۱/ ۲۷۰)

نماز ادا کب ہوگی:

نماز وقت میں ادا اس وقت شمار ہوگی جب کہ نمازی کو اس نماز کے وقت سے کم سے کم ایک رکعت مل جائے۔

جیسا کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من أردك ركعة من الصلاة فقد ادرك الصلاة"

جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے اس نے پوری نماز پالی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بخاری/مواقیت الصلاۃ ح ۵۸۰،مسلم/المساجد ح ۶۰۷)

امام کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں دلیل ہے کہ جس نے نماز شروع کی اور ایک رکعت نماز پڑھی اتنے میں نماز کا وقت ختم ہو گیا تو وہ پوری نماز کو وقت میں پانے والا شمار ہو گا اور اس کی نماز (قضا نہیں بلکہ) ادا ہو گی۔''

(فتح الباری ج ۲/ ۶۹)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح و من أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر"

جو شخص سورج نکلنے سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت پالے تو اسے صبح کی نماز مل گئی اور جو کوئی سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو اسے عصر کی نماز مل گئی۔ (بخاری/مواقیت الصلاۃ ح ۵۷۹،مسلم/المساجد ۶۰۸)

اور جسے ایک رکعت سے کم ملی تو اس کی نماز قضا ہو گئی ادا نہ ہوئی۔

❁ جان بوجھ کر وقت سے پہلے نماز پڑھ لینے کا حکم:

جان بوجھ کر وقت سے پہلے نماز پڑھنے والا امر حرام کا مرتکب، گناہ گار ہے، اس شخص پر توبہ و استغفار کے ساتھ نماز کا اعادہ واجب ہے، کیوں کہ اللہ نے نماز مومنوں پر وقت معینہ کے ساتھ فرض قرار دیا ہے، لہذا نماز کو اس کے وقت سے پہلے پڑھنا قطعا جائز نہیں ہے۔

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ پوری نماز یا اس کے بعض حصہ کو وقت داخل ہونے سے پہلے پڑھے، اس لئے کہ یہ اللہ کے حدود سے تجاوز اور اس کی آیات کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے، اگر اس نے بعذر جہالت یا نسیان یا غفلت کی وجہ سے ایسا کیا ہے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اسے اس کے عمل کا اجر ملے گا اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس پر نماز (لوٹانا) واجب ہے، کیوں کہ دراصل کسی امر کے بجالانے کا وقت وہی ہے جب اس کا وقت داخل ہو جائے۔ اور اگر نماز کو اس کے وقت سے پہلے پڑھتا ہے، تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ اس سے سبکدوش ہوگا اس لئے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد" ''جس نے ایسا کام کیا جو ہمارے طریقہ پر نہیں ہے وہ (کام) مردود ہے۔ (رسائل فقهية)

۞ بھول کر وقت سے پہلے نماز پڑھ لینے کا حکم:

لیکن اگر کوئی شخص بھول کر یا وقت کی عدم معرفت کی بنا پر وقت سے پہلے نماز پڑھ لے تو وہ شخص گناہ گار نہیں ہے، کیوں کہ اللہ نے امت سے بھول چوک کو معاف فرما دیا ہے لیکن وقت ہونے کے بعد اس شخص پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔

۞ بغیر عذر کے نماز کو مؤخر کرنا:

بغیر کسی عذر کے نماز کو مؤخر کرنا حرام ہے اور اس کا مرتکب سخت گناہ گار ہے، کیوں کہ نماز مومنوں پر وقت معینہ کے ساتھ فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً﴾ (النساء:۱۰۳)

یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔

امام آلوسی رحمہ اللہ مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''یعنی نماز مومنوں پر وقت محدد کے ساتھ فرض ہے، کسی بھی حالت میں اس کو اس کے وقت سے نکالنا جائز نہیں ہے۔'' (دیکھئے: روح المعانی ج۳/ ۱۷۹)

علامہ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ نماز کے لئے وقت ہے اور وقت کے التزام کے بغیر نماز درست نہیں ہے۔''

(تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان ص۱۹۹)

بلکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن کریم میں نمازوں کو مؤخر کرنے والوں اور اس سے غفلت برتنے والوں کو سخت ترین عذاب کی دھمکی دی ہے۔

چنانچہ فرمایا: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ (4) الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ (الماعون:۴-۵)

ان نمازیوں کے لئے عذاب ہے جو اپنی نمازوں سے سستی برتتے ہیں۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے ''ویل'' کی تفسیر عذاب سے کی ہے۔

(دیکھئے: الجامع لاحکام القرآن ۱۰/ ۱۵۱)

عبداللہ بن عباس اور ایک جماعت سے مروی ہے کہ ''ساھون'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرتے ہیں۔

(دیکھئے: جامع البیان عن تأویل آی القرآن ۱۵/ ۳۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کردے، کیوں کہ یہ بھی اللہ کے حدود سے تجاوز اور اس کی آیات کا مذاق اڑانا ہے، اگر وہ بغیر کسی عذر شرعی کے ایسا کرتا ہے، تو وہ گناہ گار رہے اور اس کی نماز مردود، نا قابل قبول ہے...۔'' (رسائل فقہیۃ)

❁ بھول یا نیند کی وجہ سے نماز کو مؤخر کردینا:

بھول یا نیند کی وجہ سے نماز کو موخر کردینے والا گناہ گار تو نہیں ہے لیکن یاد آجانے یا نیند سے بیدار ہو جانے پر فوراً اس نماز کی قضا واجب ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من نسی صلاۃ او نام عنها فکفارتها أن یصلیها اذا ذکرها"

جو شخص نماز بھول جائے یا اس سے سو جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جیسے ہی اسے یاد آئے پڑھ لے۔ (بخاری/مواقیت الصلاۃ ۵۹۷ مسلم/المساجد ۶۸۴)

❁ فوت شدہ نمازوں کی قضا کا طریقہ:

فوت شدہ نمازوں کی قضا بالترتیب فوری طور پر واجب ہے۔

ارشادی باری تعالی ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طٰہٰ:۱۴)

میری یاد کے وقت نماز قائم کرو۔

اس آیت کریمہ کا ایک مفہوم یہ ہے کہ جب بھی میں تجھے یاد آجاؤں نماز پڑھو یعنی اگر کسی وقت غفلت، ذہول یا نیند کا غلبہ ہو، تو اس کیفیت سے نکلتے ہی اور میری یاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتے ہی نماز پڑھو۔ (تفسیر احسن البیان ص ۴۰۹)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذا رقد أحدكم عن الصلاة أو غفل عنها فليصلها اذا ذكرها فان الله عز وجل يقول: ﴿أقم الصلاة لذكرى﴾"

جب کوئی نماز سے سو جائے یا اس سے غافل ہو جائے تو جب بھی اسے یاد آئے پڑھ لے، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ میری یاد کے وقت نماز قائم کرو۔ (مسلم/المساجد ح ۶۸۴)

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ائمہ اربعہ کے فقہاء فوت شدہ فرض نمازوں کی قضاء کے وجوب پر متفق ہیں، خواہ یہ نمازیں کسی عذر یا بھول چوک یا نیند یا خواہ مخواہ ٹال مٹول یا سستی کی بنا پر فوت ہوئی ہوں۔ (الاستذکار ۱/ ۱۰۷)

نیز فوت شدہ نمازوں کی قضا بالترتیب واجب ہے مثلاً اگر کسی شخص سے تین نمازیں ظہر، عصر، مغرب فوت ہوئی ہیں تو اسے چاہئے کہ بالترتیب پہلے ظہر، پھر عصر پھر مغرب کی قضا کرے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ خندق کے دن نماز عصر سے مشغول ہو گئے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو آپ ﷺ نے پہلے نماز عصر پھر نماز مغرب پڑھی۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن غروب آفتاب کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے اور کہا اے اللہ کے رسول میں نماز عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا،تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں بھی نماز عصر نہ پڑھ سکا،ہم وادی بطحان کی جانب گئے آپ ﷺ نے وضو فرمایا،ہم نے بھی وضو کیا تو سورج غروب ہونے کے بعد آپ ﷺ نے پہلے عصر پڑھی پھر اس کے بعد مغرب پڑھی۔

(بخاری/مواقیت الصلاۃ ۵۹۶،مسلم/المساجد ۶۳۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

اس حدیث سے مختلف مفید باتیں معلوم ہوتی ہیں،انھیں میں سے ایک یہ کہ فوت شدہ نمازوں کو بالترتیب ادا کیا جائے اور اکثر اہل علم نے کہا یاد رہنے کی صورت میں ترتیب واجب ہے اور اگر بھول گیا تو ترتیب واجب نہیں ہے (بلکہ اس سے ترتیب ساقط ہوجاتی ہے)۔(فتح الباری ج ۲/۸۴)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس حدیث میں دلیل ہے کہ جس شخص سے کوئی نماز فوت ہوجائے اور اسے دوسرے وقت یاد آئے تو اسے چاہیے کہ پہلے فوت شدہ نماز کی قضا کرے، پھر موجودہ نماز پڑھے اس مسئلہ پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

(شرح النووی علی صحیح مسلم ج ۳/ ۱۳۵)

اگر نمازی کو ڈر ہو کہ اگر وہ فوت شدہ نماز کی قضا میں لگے گا تو اس سے موجودہ نماز کا وقت فوت ہوجائے گا،تو پہلے وہ موجودہ نماز پڑھے،پھر فوت شدہ نماز کی قضا کرے۔

لیکن اگر فرض نماز شروع کردینے کے بعد یاد آئے کہ اس کے اوپر فوت شدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازوں کی قضا باقی رہ گئی ہے، تو اس کے مندرجہ ذیل دو احوال ہیں:

پہلی حالت: جس فرض نماز کا آغاز کر چکا ہے اس کا وقت کشادہ ہو، تو ایسی صورت میں اس نماز کو نفل کی نیت سے مکمل کر لے، پھر فوت شدہ نماز کی قضا کرے، پھر اپنی اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھے جس کو وہ شروع کر چکا تھا خواہ وہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد، اہل علم کے متعدد اقوال میں سے راجح یہی ہے۔

(المغنی ج۲/ ۳۳۸)

دوسری حالت: اور اگر جس فرض نماز کا آغاز کر چکا ہے اس کا وقت تنگ ہو تو اس مسئلہ میں اہل علم کے مابین اختلاف ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: پہلے فوت شدہ نماز پڑھے۔ اور امام شافعی، اصحاب الرائے اور حنابلہ کے صحیح مذہب کے مطابق یہ ہے کہ وہ اپنی وقتی نماز کو پہلے پڑھے اور اشہب نے کہا: اس کو اختیار ہے یا تو فوت شدہ نماز کو پہلے پڑھ لے یا وقتی نماز کو پہلے پڑھے۔ (فتح الباری ج۲/۸۴)

✿ فوت شدہ نمازوں کی قضا میں ترتیب کب ساقط ہو جاتی ہے:

فوت شدہ نمازوں کی قضا میں ترتیب مندرجہ ذیل دو احوال میں ساقط ہو جاتی ہے:

پہلی حالت: بھول جانے کی صورت میں:

اگر کوئی شخص بھول گیا کہ اس پر فوت شدہ نماز کی قضا باقی ہے اور اس نے موجودہ وقت کی نماز کو پڑھ لیا، پھر اس کے بعد اسے یاد آیا کہ اس پر فوت شدہ نمازوں کی قضا باقی تھی تو ایسی صورت میں ترتیب ساقط ہو جائے گی اور یاد آنے کے بعد وہ فوت شدہ نمازوں کو پڑھ لے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے: ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ [البقرة: ٢٨٦] اے ہمارے رب تو ہماری پکڑ نہ فرما اگر ہم بھول گئے ہوں یا ہم نے غلطی کی ہو۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے میری امت سے بھول چوک اور زبردستی کرائے گئے کاموں کو معاف فرما دیا ہے۔"

(ابن ماجہ ح ۲۰۴۵ بروایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

دوسری حالت: جب موجودہ نماز کے جائز وقت کے نکل جانے کا اندیشہ ہو۔

آدمی نے فوت شدہ نماز کو اس وقت یاد کیا جب موجودہ نماز کا وقت تنگ ہو چکا تھا اور اتنا ہی وقت باقی تھا جو موجودہ نماز کے لئے کافی ہو جائے، تو ایسا شخص موجودہ نماز کے وقت کی حفاظت کرتے ہوئے موجودہ نماز پڑھ لے، پھر اس کے بعد فوت شدہ نماز کی قضا کرے گا۔

(دیکھئے: الشرح المختصر علی متن زاد المستقنع ج ۱/ ۳۲۶، الاقناع للحجاوی ج ۱/ ۱۳۰-۱۳۱)

نیز فوت شدہ نمازوں کی قضا اسی کیفیت سے کرے جس کیفیت سے وہ نماز مشروع ہے مثلاً اگر چار رکعت والی نماز فوت ہوئی ہو تو اس کی قضا چار رکعت کرے، اگر سری نماز فوت ہوئی ہو تو سراً اس کی قضا کرے، اگر جہری فوت ہوئی ہو تو جہراً اس کی قضا کرے، یہاں تک کہ اگر حضر میں چھوٹی ہوئی نماز سفر میں قضا کرے، تو اسے مکمل پوری رکعتوں کے ساتھ قضا کرے۔

جیسا کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے بحالت سفر نماز فجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سو جانے کے قصہ میں مروی ہے:

”ثم أذن بلال بالصلاة فصلى رسول الله ﷺ ركعتين ثم صلى الغداة فصنع كما كان يصنع كل يوم“

پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اذان دی تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر نماز فجر پڑھائی، آپ ﷺ نے ویسے ہی کیا جیسا کہ ہر روز کرتے تھے۔ (مسلم/المساجد۶۸۱)

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس حدیث میں دلیل ہے کہ اگر فوت شدہ نماز ممنوع وقت میں یاد آئے تو اس نماز کو پڑھ لیا جائے اور اس میں دیر نہ کی جائے۔

(أعلام الحدیث للخطابی ج۱/۴۵۳)

❁ بے ہوشی کی حالت میں چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا:

بے ہوش شخص نمازوں کی قضا کرے گا اگر اس کی بے ہوشی تین دن یا اس سے کم ہو، کیوں کہ وہ سوئے ہوئے شخص کے حکم میں ہوگا اور اگر اس کی بے ہوشی تین دن سے زیادہ ہو تو اس پر فوت شدہ نمازوں کی قضا نہیں ہے، کیوں کہ تین دن سے زیادہ لمبی مدت تک بے ہوش رہنے والا عقل کے زائل ہو جانے کی وجہ سے مجنون کے حکم میں ہے۔

(مجموع فتاوی ابن باز جمع الطیار۲/ ۴۵۷)

ساتویں شرط: نیت:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نیت نماز کی ایک اہم شرط ہے،نیت کے بغیر نماز یا کوئی بھی عبادت صحیح نہیں ہے، بلکہ بغیر نیت کے ادا کی گئی عبادت باطل،عنداللہ غیر مقبول ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ﴾(البینۃ ۵)

البتہ انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے،تمام تر باطل دینوں سے اجتناب کر کے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارو مدار نیتوں ہی پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کا پھل ملے گا۔ (صحیح البخاری،حدیث نمبر ا،صحیح مسلم،الجہاد ۱۹۰۷)

نیت کا معنی:

نیت کے لغوی معنی" قصد و ارادہ "کے ہیں،کہا جا تا ہے" نواك الله بخير" اللہ تمہارے ساتھ بھلائی کا قصد کرے،اور شرعا تقرب الہی کی خاطر کسی عبادت کی انجام دہی پر دل کے عزم کو نیت کہتے ہیں۔

(کشاف القناع للبہوتی ا/۳۱۳،لسان العرب ج ۱۵/ ۳۴۸ مادہ نوی)

معلوم ہوا کہ نیت دل کا عمل ہے،زبان کا نہیں،اس لئے نیت دل سے کی جائے گی،زبان سے پڑھی نہیں جائے گی۔

نیت کا محل:

نیت کا محل دل ہے،چنانچہ نمازی کے لئے کافی ہے کہ جس نماز کی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو،مثلاً ظہر،عصر یا وتر وغیرہ،تو دل میں اس کا ارادہ بٹھائے،کیوں کہ رسول اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں ہی پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کا پھل ملے گا''۔

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: نیت ارادہ کو کہتے ہیں، اس لئے نمازی اپنے ذہن میں نماز اور اس کے اوصاف کو رکھے کہ مثلاً یہ نماز ظہر ہے اور پھر یہ کہ فرض ہے پھر تکبیر تحریمہ کہتے وقت ان امور کا بھر پور ارادہ کرے۔ (روضۃ الطالبین ج۱/۲۲۴)

صاحب منار السبیل لکھتے ہیں:

''نماز کی نیت کے ساتھ شرط ہے کہ نمازی اپنے دل س اس نماز کی تعیین کرے، جسے وہ پڑھنا چاہتا ہے، مثلاً ظہر یا عصر یا جمعہ یا وتر یا سنت راتبہ تا کہ وہ نماز دوسری نمازوں سے جدا ہو جائے اور اگر مطلقاً نفل نماز ہو، تو صرف نماز کی نیت کر لینا کافی ہے۔''

منار السبیل علامہ ابراہیم بن محمد الضویان ج۱/ ۱۰۷

زبان سے نیت کرنا:

چونکہ نیت کا تعلق دل سے ہے، اس لئے نیت کو زبان سے ادا کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ اس کا زبان سے ادا کرنا بدعت ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے عمل سے اس کا ثبوت نہیں ملتا ہے۔

نیز یہ کہ یہ عبادت جس علیم وخبیر ذات کے لئے انجام دی جا رہی ہے وہ ہر فرد بشر کے دل کی نیتوں اور اس کے ارادوں سے بخوبی واقف ہے، لہذا ضرورت نہیں ہے کہ نیت کے الفاظ کو زبان سے ادا کر کے اس عبادت کے بارے میں اللہ کو آگاہ کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (حجرات:۱۶)

اے نبی آپ کہہ دیجئے، کیا تم اللہ کو اپنی دینداری کے بارے میں باخبر کررہے ہو، اللہ ہر اس چیز سے بخوبی آگاہ ہے، جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے، تو اللہ اکبر کہتے تھے اور اس سے پہلے کچھ نہ کہتے تھے، حتیٰ کہ زبان سے نیت بھی نہ کرتے تھے اور نہ ہی یہ کہتے میں اللہ کے لئے فلاں نماز قبلہ رو ہو کر چار رکعت امام یا مقتدی کی حیثیت سے پڑھ رہا ہوں اور نہ ہی یہ کہتے کہ یہ نماز ادا یا قضا یا اس وقت کی فرض پڑھ رہا ہوں..........۔ (زادالمعاد ۱/۱۹۴)

علامہ البانی رحمہ اللہ تکبیر تحریمہ کے بیان میں یہ حدیث ''پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے تھے'' کے ذکر کے بعد ذیل میں لکھتے ہیں ''اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نیت کیا میں نے اتنی رکعت نماز کی ......جیسے الفاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ یہ تو بالاتفاق بدعت ہے''۔

صفۃ صلاۃ النبی للالبانی ص ۸۶

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ قمطراز ہیں:

''......لہذا ہم کہتے ہیں کہ نیت کے الفاظ کا زبان سے ادا کرنا بدعت ہے، چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ جب وہ کسی عبادت کا ارادہ کرے تو آہستہ یا آواز سے یوں کہے: ''اے اللہ میں نے نیت کی اتنی رکعت نماز کی، یا میں نے ارادہ کیا اس عبادت کا'' کیوں کہ یہ عمل رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، نیز یہ کہ اللہ دلوں کے راز کو جانتا ہے، اس لئے نیت کے الفاظ کو زبان سے ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے''۔ (الشرح الممتع ۲/ ۲۸۵)

جہری طور پر نیت کرنا:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جہری طور پر نیت کرنا مسلمانوں کے اتفاق کے ساتھ واجب ہے نہ مستحب، بلکہ جہری طور پر نیت کرنے والا بدعتی، شریعت کا مخالف ہے۔

(دیکھئے: مجموع فتاوی ابن تیمیہ ج ۲۲/ ۲۱۸)

نیت کا وقت:

نیت کا وقت تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہے اور اگر تکبیر تحریمہ سے کچھ پہلے نیت کر لے، تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (دیکھئے: الشرح الکبیر ج ۳/۳۶۴)

صاحب منار السبیل لکھتے ہیں: نیت کا وقت عبادات کی ابتدا یا اس سے تھوڑا سا پہلے کا وقت ہے اور افضل یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی نیت کی جائے تا کہ اس اختلاف سے بچا جا سکے جنھوں نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی نیت کی شرط لگائی ہے۔

(منار السبیل للعلامہ ابراہیم الضویان ۱/ ۱۰۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دارالافتاء ریاض کا ایک فتوی:

نماز کی نیت اس وقت کی جائے جب اس میں تکبیر تحریمہ سے داخل ہو یا جائے، اور اگر تکبیر تحریمہ سے تھوڑا سا پہلے نیت کر لی جائے تو بھی جائز ہے، بشرطیکہ نمازی اپنی نیت پر مستمر رہے، یہاں تک کہ نماز میں داخل ہو جائے اور نیت کا محل بہر صورت دل ہے زبان نہیں۔ (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ٦/ ٣١٨ فتوی نمبر ٥١٥٥)

آٹھویں شرط: کعبہ کی جانب رخ کرنا:

نماز کی شرطوں میں سے خانہ کعبہ کی جانب رخ کرنا ہے، چنانچہ اگر کسی نے بغیر کسی عذر شرعی کے طاقت کے باوجود غیر قبلہ کی جانب نماز پڑھی، تو اس کی نماز درست نہیں ہے اور اس پر ان نمازوں کا اعادہ ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ .... فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ........ ﴾ (البقرۃ:١٤٤)

آپ نماز کے لئے اپنا منہ مسجد حرام کی جانب پھیر لیا کریں اور جہاں کہیں بھی تم ہو اپنا چہرہ اسی کی طرف کیا کرو۔

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

علماء کا اتفاق ہے کہ جو شخص خانہ کعبہ کو اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ رہا ہو، وہ بعینہ خانہ کعبہ کی جانب رخ کرے، اگر خانہ کعبہ کو اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھتے ہوئے اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمت کو جانتے ہوئے بعینہ خانہ کعبہ کی جانب رخ نہیں کیا تو اس کی نماز درست نہیں ہے اور اس پر تمام پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ ضروری ہے اور جو خانہ کعبہ سے دور ہو وہ اس کی سمت کی جانب رخ کرے اور اگر سمت کا پتہ نہ چلے تو ستاروں، ہواؤں، پہاڑوں اور جملہ ممکنہ وسائل سے اس کا پتہ لگانے کی کوشش کرے۔

(الجامع لاحکام القرآن ج ۲/۱۵۴)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذا قمت الی الصلاۃ فأسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر"

جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو، تو مکمل وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف رخ کرو اور تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہو۔ (مسلم/الصلاۃ ح ۳۹۷)

❁ قبلہ کی جانب رخ نہ کرنے کے جائز اسباب:

مندرجہ ذیل اشخاص سے استقبال قبلہ ساقط ہو جاتا ہے:

(ا) انتھک کوشش کے بعد بھی بدلی وغیرہ کی وجہ سے قبلہ کا پتہ نہ چلے:

جب انتھک کوشش کے باوجود بھی قبلہ کا پتہ نہ چلے، تو اس سے استقبال قبلہ ساقط ہو جاتا ہے۔

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اندھیری رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ہمیں پتہ نہ چل سکا کہ قبلہ کس سمت ہے تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنی سمت نماز پڑھ لی، جب صبح ہوئی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوگئی ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰه﴾ [البقرة:۱۱۵] کہ تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدھر رخ کرلو ادھر ہی اللہ کا چہرہ ہے۔
(ترمذی/تفسیر القرآن ۲۹۵۷، تحقیق الالبانی: (حسن) دیکھئے: صحیح الترمذی ۳/۱۸۴)

(ب) عاجز:

وہ شخص جو قبلہ کی جانب رخ کرنے سے عاجز ہو، اس سے استقبال قبلہ ساقط ہوجاتا ہے، مثلاً سخت بیمار کہ وہ ہلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا اس کے پاس کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اسے قبلہ کی جانب پھیر دے یا بندھا ہوا شخص یا سیلاب، آگ، درندہ یا کسی دشمن سے بھاگنے والا شخص، تو یہ افراد جس حال میں بھی ہوں اور جدھر بھی ان کا رخ ہو وہ اسی سمت اسی حال میں نماز پڑھ لیں، کیوں کہ یہ لوگ قبلہ کی جانب رخ کرنے سے عاجز ہیں، لہذا ان سے استقبال قبلہ ساقط ہوجاتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:۱۶)
جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

نیز ارشاد باری تعالی ہے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا﴾
اللہ تعالی کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ (البقرۃ:۲۸۶)

اور رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

"اذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ماستطعتم"
جب میں تم کو کسی کام کا حکم دوں تو جو کرنے کی طاقت رکھتے ہو اسے کرو۔
(بخاری/ الاعتصام بالکتاب والسنۃ ۷۲۸۸، مسند احمد ج ۲/ ۴۶۷)

(ج) جب جان یا مال کا سخت ڈر ہو:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب جان یا مال کا سخت ڈر ہو تو اسی سمت رخ کر کے نماز پڑھ لے جس کی طاقت رکھتا ہو، کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

﴿حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ (238)فَإنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً أَوْ رُكْبَاناً فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُواْ اللّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ﴾ (البقرۃ:۲۳۹)

نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالی کے لئے باادب کھڑے رہا کرو، اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل ہی سہی یا سوار ہی سہی، (نماز پڑھ لو) ہاں جب امن ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح اس نے تمہیں اس بات کی تعلیم دی جسے تم نہیں جانتے تھے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

" کہ جب خوف سخت ہو تو قبلہ کی جانب یا غیر قبلہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھو۔" (بخاری ح ۴۵۳۵)

(د) نابینا:

نابینا جب کسی ایسے آدمی کو نہ پائے جو اسے قبلہ کی جانب راہ نمائی کر سکے تو اس سے استقبال قبلہ ساقط ہو جاتا ہے۔

(ح) سواری پر نفل نماز:

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رأیت النبی ﷺ یصلی علی راحلته حیث توجهت به"

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا۔ (بخاری/ التقصیر ۱۰۹۳، مسلم/ صلاۃ المسافرین ۷۰۱)

امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ کیا ہے:

"ولم یکن رسول اللہ ﷺ یصنع ذلك فی الصلاۃ المکتوبة"

آپ ﷺ فرض نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ (بخاری ح ۱۰۹۷)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:"کان رسول اللہ ﷺ یصلی علی راحلته حیث توجهت فاذا أراد الفریضة نزل فاستقبل القبلة"

رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر جس طرف وہ آپ کو لے کر چلتی (اسی سمت منہ کر کے) نماز پڑھتے (ہاں البتہ) جب فرض نماز کا ارادہ کرتے تو اونٹنی سے اتر کر قبلہ رخ ہوتے۔ (بخاری/ الصلاۃ ح ۴۰۰)

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس باب میں وارد مختلف فیہ احادیث کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کبھار (نفل نماز میں) افضل کو بیان کرنے کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت اپنی اونٹنی کو قبلہ رخ کرتے، جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اور کبھی قبلہ کی جانب رخ نہ کرتے بلکہ جس سمت بھی آسان ہوتا نماز شروع کر دیتے اور ایسا اس لئے کرتے تا کہ لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ یہ بھی جائز ہے۔"

(صفۃ صلاۃ النبی للالبانی ۱/۶۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ قبر کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا منع ہے:

ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”لا تصلوا الی القبور و لا تجلسوا علیها“

قبروں کی جانب رخ کر کے نماز پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔

(مسلم/ الجنائز ۹۷۲، نسائی/ القبلۃ ۷۶۱، مسند احمد ۴/ ۱۳۵)

امام صنعانی رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

اس حدیث میں دلیل ہے کہ قبر کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا حرام ہے جس طرح قبر پر نماز پڑھنا حرام ہے، اس حدیث میں اس مقدار کا ذکر نہیں ہے کہ کتنی دوری سے نماز پڑھنے والا قبر کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنے والا شمار ہوگا، ظاہر یہ ہے کہ اس کا تعلق عرف سے ہے کہ عادتاً جتنی دوری سے نماز پڑھنے والا قبر کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنے والا شمار ہو، اتنی دوری سے نماز پڑھنا منع ہے۔ (سبل السلام ۱/ ۱۹۰)

شیخ عبدالرؤوف المناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے تاکہ اپنی امت کو اپنی اور دیگر اولیاء کی تعظیم سے ڈرائیں کہ کہیں وہ قبر والوں کے بارے میں غلو نہ کر بیٹھیں۔“ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ۶/ ۳۱۸)

❁ سترہ کا بیان:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سترہ سنت مؤکدہ ہے۔ (دیکھئے: فتاوی ارکان الاسلام للشیخ محمد العثیمین ص ۳۴۳)

چنانچہ نمازی خواہ امام ہو یا منفرد، اگر مسجد یا گھر میں نماز پڑھ رہا ہو، تو دیوار یا ستون کو سترہ بنالے اور اگر میدان میں نماز پڑھ رہا ہو تو درخت، لاٹھی، سواری وغیرہ کو سترہ بنالے۔

ہاں اگر نماز باجماعت ہو رہی ہو، تو امام مقتدیوں کے لئے سترہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سترہ کے بغیر نماز نہ پڑھو اور نہ کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے دو اور اگر وہ نہ مانے، تو اس سے بھڑ جاؤ، کیوں کہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

(مستدرک حاکم ۱/ ۳۸۱، سنن الکبری للبیہقی ج ۲/ ۲۶۸، صحیح ابن خزیمہ ۱/۹۳/ ۱، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند کو جید کہا ہے، دیکھئے: صفۃ صلاۃ النبی ص ۸۲)

انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ہم لوگوں کی عادت تھی کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو لوگ دوڑ کر ستونوں کی آڑ میں چلے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے...... (بخاری/ الاذان ۶۲۵ مسلم/ صلاۃ المسافرین ۸۳۷)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ستونوں کی جانب سبقت کرنے سے صحابہ کرام کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ گزرنے والوں سے ان ستونوں کی آڑ اختیار کرلیں کیوں کہ وہ تنہا نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔'' (فتح الباری ۲/ ۱۲۷)

اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب کوئی سترہ رکھ کر نماز پڑھے، تو اس سے قریب رہے تا کہ شیطان اس کی نماز کو برباد نہ کردے۔

(ابوداؤد تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ج ۱/۱۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ نبی ﷺ سترہ سے اس قدر قریب کھڑے ہوتے تھے کہ آپ اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ ہوتا تھا۔

(بخاری ۵۰۶، نسائی ۷۵۰)

اور سجدہ کی جگہ اور دیوار (سترہ) کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کی جگہ باقی رہتی تھی۔ (بخاری ۴۹۶، مسلم/الصلاۃ ۵۰۸)

بسا اوقات آپ ﷺ میدان میں نماز پڑھتے جہاں کوئی چیز بطور سترہ کے نہ ہوتی تو آپ ﷺ اپنا نیزہ گاڑ لیا کرتے تھے۔ (بخاری ۴۹۸)

اور کبھی اپنی اونٹنی کو چوڑائی میں کھڑی کر کے اس کی طرف نماز پڑھتے تھے، اور کبھی کجاوہ کو سیدھا رکھ کر اس کی پچھلی لکڑی کی آڑ میں نماز پڑھتے تھے۔ (بخاری ۵۰۷)

❁ نمازی کے آگے سے گزرنا جائز نہیں ہے:

ابوجہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لو يعلم المار بين يدى المصلى ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خير له من أن يمر بين يديه، قال أبو النضر لا أدرى قال أربعين يوما أو شهرا أو سنة“

اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو اس کو نمازی کے آگے گزرنے سے چالیس (دن، مہینہ، سال) وہیں کھڑے رہنا پسند ہوتا۔ ابوالنضر (اس حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے چالیس دن کہا چالیس ماہ یا چالیس سال۔

(بخاری/الصلاۃ ۵۱۰، مسلم/الصلاۃ ۵۰۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نویں شرط: شرمگاہ کا چھپانا:

نماز کی شرطوں میں سے نویں شرط شرمگاہ کا چھپانا ہے۔شرمگاہ سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کا چھپانا ضروری اور ظاہر کرنا قبیح اور قابل شرم ہے۔

اہل علم کا اتفاق ہے کہ جس نے قدرت کے باوجود ننگے نماز پڑھی اس کی نماز فاسد ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ ۲۲/ ۱۱۶-۱۱۷)

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل علم کا اتفاق ہے کہ جس نے کپڑہ سے پردہ پوشی کی طاقت کے باوجود ننگے نماز پڑھی اس کی نماز فاسد ہے۔

(التمہید ۶/ ۳۷۹)

چنانچہ اس مسئلہ میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نماز میں شرمگاہ کا چھپانا واجب ہے، بلکہ لوگوں کی موجودگی اور صحیح رائے کے مطابق خلوت میں بھی پردہ پوشی واجب ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”احفظ عورتك الا من زوجتك و ما ملكت يمينك قال: قلت : يارسول الله ! اذا كان القوم بعضهم فى بعض ؟ قال: ان استطعت أن لا يرينها أحد لا يرينها قال : قلت : يارسول الله ! اذا كان أحدنا خاليا ؟ قال: الله أحق أن يستحى منه من الناس “

اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا ہر ایک سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھو۔صحابی کہتے ہیں،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا: اگر لوگوں کی بھیڑ بھاڑ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حتی الامکان کوشش کرو کہ کوئی تمہاری شرمگاہ نہ دیکھ سکے۔ صحابی نے دوبارہ عرض کیا: اگر کوئی تنہا ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔

(ابوداوٗد/ الحمام ۴۰۱۷، ابن ماجہ ۱۹۲۰، تحقیق الالبانی: (حسن) دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ج ۱/ ۳۲۴)

❁ نماز میں مرد کی شرمگاہ:

مرد کی شرمگاہ ناف سے گھٹنے تک ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کی ران کھلی ہوئی دیکھ کر فرمایا:

”غط فخذك فانها من العورة“ تم اپنی ران کو ڈھانپ لو کیوں کہ ران پردہ ہے۔

(ترمذی/ الأدب ۲۷۹۸، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح الترمذی ۳/ ۱۱۶)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول! میں شکاری آدمی ہوں، کیا ایک قمیص میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

”نعم، وازرره ولو بشوكة“

ہاں اسے گھنڈی لگا کر باندھ لو، گرچہ کانٹے سے کیوں نہ ہو۔

(ابوداوٗد/ الصلاۃ ۶۳۲، تحقیق الالبانی: (حسن) دیکھئے: صحیح ابوداوٗد/ ۱۲۵ ح ۵۹۱)

❁ عورت کی شرمگاہ:

نماز میں سوائے چہرہ کے عورت کا پورا کا پورا جسم پردہ ہے اور غیر نماز میں چہرہ اور ہتھیلی سمیت عورت کا پورا جسم پردہ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(الشرح المختصر علی متن زاد المستقنع ج۱/ ۳۲۹)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان"

عورت پردہ ہے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو چھانکتا ہے۔

(ترمذی/ الرضاع ۱۱۷۳، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ ۶/ ۱۹۱ ح ۲۶۸۸)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کیا عورت قمیص اور دوپٹہ میں نماز پڑھ لے اور اس پر ازار نہ ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اذا كان الدرع سابغا يغطى ظهور قدميها"

جب قمیص کشادہ ہو جو اس کے قدم کے اوپری حصہ کو چھپاتی ہو۔

(ابوداؤد/ الصلاۃ ۶۴۰، امام صنعانی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث گرچہ موقوف ہے لیکن اسے مرفوع کا حکم حاصل ہے۔ سبل السلام ج۱/ ۱۸۵)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا يقبل الله صلاة حائض الا بخمار"

کہ اللہ بالغہ عورت کی نماز بغیر دوپٹہ کے قبول نہیں فرماتا۔

(ابو داؤد/ الصلاۃ ۶۴۳، ترمذی ۳۷۷، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/ ۱۲۶ ح ۵۹۶)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہو جائے اور سر کا کچھ حصہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھول کر نماز پڑھے تو اس کی نماز جائز نہیں ہے۔ (سنن الترمذی ص ۱۰۱)

علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آزاد مکلّف عورت پر نماز میں چہرہ اور ہتھیلیوں کے علاوہ پورے بدن کو چھپانا ضروری ہے کیوں کہ عورت سراپا پردہ ہے، اگر عورت نے نماز پڑھی اور اس کے پردہ سے مثلاً پنڈلی، قدم، سر یا اس کا کچھ حصہ ظاہر ہو گیا تو اس کی نماز درست نہیں ہوئی۔

(مجموعہ فتاوی ومقالات متنوعہ ۱۰/ ۴۰۹)

علامہ صالح الفوزان حفظہ اللہ رقمطراز ہیں: اگر مرد نے نماز میں گھٹنے اور ناف کے درمیانی حصہ کو چھپا لیا تو یہ کفایت کرتا ہے لیکن مرد کے حق میں مستحب یہ ہے کہ وہ دو کپڑوں میں نماز پڑھے یا تو تہبند اور چادر یا قمیص اور پائجامہ۔

اور عورت کا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کفایت کرتا ہے جو اس کے پورے بدن کو چھپائے ہوئے ہو، لیکن مستحب تین کپڑے ہیں، قمیص دوپٹہ اور چادر، عورت کا مستحب اور کامل لباس یہ ہے۔ (الشرح المختصر علی متن زاد المستقنع ج ۱/ ۳۳۰-۳۳۱)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک کپڑے میں نماز کی بابت پوچھا تو انھوں نے فرمایا: جب اللہ وسعت دے تو تم بھی وسعت سے کام لو، اب اگر کوئی ایک سے زائد کپڑوں میں نماز پڑھے تو بہتر ہے یعنی کوئی تہبند اور چادر میں، کوئی تہبند اور قمیص میں، کوئی تہبند اور قبا میں، کوئی پائجامہ اور چادر میں، کوئی شلوار اور قمیص میں، کوئی پائجامہ اور قبا میں، کوئی جانگیہ اور قبا میں اور کوئی جانگیہ اور قمیص میں نماز پڑھے۔ (بخاری/ الصلاۃ ۳۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس حدیث میں دلیل ہے کہ ایک کپڑے کے مقابل دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ (فتح الباری ج۱/ ۵٦۷)

نیز بصورت استطاعت دونوں یا کم سے کم ایک کندھے کو چھپانا ضروری ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لا یصلی أحدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیه شیء“

تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا ایک حصہ اس کے شانوں پر نہ ہو۔

(بخاری/ الصلاۃ ۳۵۹، مسلم/ الصلاۃ ۵۱٦)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ طاقت ہونے کی صورت میں دونوں کندھوں کو چھپانا ضروری ہے، لیکن اگر اس کی طاقت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، کیوں کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:۱٦)

جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

جیسا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”فان کان واسعا فالتحف به و ان ضیقا فاتزر به“

اگر کپڑا کشادہ ہو تو اسے بدن میں لپیٹ لو اور اگر تنگ ہو تو اسے تہبند بنا لو۔

(بخاری/ الصلاۃ ۳٦۱، مسلم/ الزہد ۳۰۱۰)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر مرد کشادہ کپڑے میں نماز پڑھے تو اس پر فرض ہے کہ دونوں یا کم سے کم ایک کندھے پر کپڑا ڈال لے، اگر ایسا نہ کرے، تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر کپڑا تنگ ہو تو اسے تہبند بنالے۔'' (المحلی ۴/۷۱)

❁ ننگا شخص کس طرح نماز پڑھے:

وہ شخص جسے کپڑا میسر نہ ہو یہاں تک کہ بالکل ننگا ہو، بعض اہل علم کی رائے ہے کہ وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے گرچہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو۔

(الاقناع للحجاوی ۱/ ۱۳۶، الانصاف ۳/ ۲۳۶، الشرح الکبیر ج ۳/ ۲۳۶)

اس مسئلہ میں درست بات وہ ہے جو بعض علماء کی رائے ہے اور جسے علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ اگر اس کے ارد گرد کوئی شخص ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر اس کے ارد گرد کوئی نہ ہو، یا رات کی تاریکی ہو، یا اس کے قریب کوئی شخص ہو لیکن نابینا ہو، تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے کیوں کہ اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کوئی عذر نہیں ہے۔ (الشرح الممتع ۲/۱۸۴)

❁ بحالت نماز کپڑوں کی بعض ممنوع کیفیتیں:

ہم ذیل میں کپڑوں کی بعض ان ہیئتوں اور کیفیتوں کا ذکر کرتے ہیں جو بحالت نماز مکروہ ہیں:

(۱) سدل:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

(ابوداؤد/ الصلاۃ ٦٤٣، تحقیق الالبانی: (حسن) دیکھئے: صحیح ابوداؤدا/ ١٢٦)

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ سدل کی تعریف میں لکھتے ہیں: نماز میں سدل یہ ہے کہ کپڑے کولٹکا دیا جائے اور اس کے دونوں کناروں کوملایا نہ جائے۔

(غریب الحدیث لابن الجوزی ١/٤٧٢، غریب الحدیث لابن قتیبہ ١/١٨٢)

امام ابن الاثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سدل'' یہ ہے کہ کپڑے سے جسم کو لپیٹ لیا جائے اور اپنے ہاتھوں کو کپڑے کے اندر گھسا لیا جائے اور اسی حال میں رکوع وسجدہ کیا جائے یہ یہود کا فعل ہے، اس لئے اس سے منع کیا گیا ہے اور غالباً ایسا قمیص اور اس طرح کے کپڑوں میں ہوتا ہے۔

اور سدل کی ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ کپڑے کو بیچ سے سر پر ڈال لیا جائے اور اس کے دونوں کناروں کو دائیں اور بائیں جانب چھوڑ دیا جائے اور انہیں اپنے کندھوں پر نہ ڈالا جائے۔

(النہایۃ فی غریب الاثر ٢/ ٨٩٨، لسان العرب ١١/٣٣٣)

قاضی شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

چوں کہ سدل کا لفظ مذکورہ تمام معانی کو شامل ہے اس لئے حدیث کو ان تمام معانی پر محمول کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے اور ایسے الفاظ جو کئی معانی کو شامل ہوں، انھیں ان تمام تر معانی پر محمول کرنا یہی مضبوط مذہب ہے۔

(نیل الاوطار ٢/ ٨٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) اشتمال صماء:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے " اشتمال صماء" اور ایک ہی کپڑے میں "حبوہ" بیٹھک بیٹھنے سے منع فرمایا کہ شرمگاہ پر کوئی اور کپڑا نہ ہو۔ (بخاری، الصلاۃ ۳۶۷)

"حبوہ" بیٹھک یہ ہے کہ اپنی دونوں پنڈلیوں کو کھڑی کر دیا جائے اور سرین پر بیٹھا جائے۔ (دیکھئے: فتح الباری ج۱/ ۵۶۹)

اگر جسم پر ایک ہی کپڑا ہو تو اس بیٹھک میں عموماً شرمگاہ کے کھل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس بیٹھک سے منع فرمایا ہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اشتمال صماء، ایک کپڑے میں حبوہ بیٹھک بیٹھنے اور چت لیٹے ہوئے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے سے منع فرمایا۔ (مسلم، اللباس والزینۃ ح۲۰۹۹)

کلام عرب کی معروف لغت "لسان العرب" میں ہے:

" اشتمال صماء" اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے کپڑے کو اپنے جسم پر اوڑھ لے اور اس کے کسی کنارے کو نہ اٹھائے۔ (لسان العرب ۱۲/۳۴۲)

مصباح المنیر میں ہے:

کپڑے کو جسم سے اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ نکالنے کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ (المصباح المنیر ج۱/ ۳۴۸)

اور فقہاء رحمہم اللہ نے " اشتمال صماء" کی تعریف میں کہا: ایک ہی کپڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اپنے پورے جسم کو چھپالے اور جسم پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو، پھر اس کو ایک جانب سے اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لے، اس طرح شرمگاہ کھل جائے۔

(المغنی۲/ ۲۹۷، الدراری المضیئۃ ص۹۳، الانصاف۳/ ۲۴۸)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل لغت کی تشریح کے مطابق اشتمال صماء مکروہ ہے، کیوں کہ اس کیفیت میں بوقت ضرورت ہاتھ کے نکالنے کے مشکل ہونے کی وجہ سے نقصان لاحق ہونے کا اندیشہ ہے اور فقہاء کی تشریح کے مطابق اشتمال صماء حرام ہے، کیوں کہ اسمیں شرمگاہ کھلنے کا اندیشہ ہے۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم ج۷/ ۸۳)

(۳) نماز کی حالت میں منہ ڈھانپنا:

نماز کی حالت میں منہ ڈھانپنا مکروہ ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل کرنے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عرب کی عادت تھی کہ وہ اپنی پگڑیوں کو اپنے منہ پر باندھ لیا کرتے تھے، تو انھیں نماز میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا۔ (عون المعبود۲/ ۲۶۱)

نیز یہ مجوس کا فعل ہے، کیوں کہ وہ آگ کی عبادت کے وقت اپنے منہ کو ڈھانپ لیا کرتے تھے۔ (شرح منتہی الارادات ج۱/ ۱۵۵، الروض المربع ج۱/ ۶۷)

اور ہمیں غیر مسلموں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر چھینک وغیرہ کے وقت منہ ڈھانپنے کی ضرورت پڑ جائے، تو ایسی صورت میں منہ ڈھانپ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے یا مثلاً عورت نماز پڑھ رہی ہو اور اس کے گرد اجنبی مرد ہوں، تو ایسی صورت میں منہ ڈھانپنا واجب ہے، لیکن بغیر کسی سبب کے بحالت نماز منہ ڈھانپنا مکروہ ہے۔ (الشرح الممتع ۲/۱۹۰)

(۴) نماز میں آستین چڑھانا:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أمرنا أن نسجد على سبعة أعظم و لا نكف ثوبا و لا شعرا"

ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور نماز میں اپنے بال درست نہ کریں اور کپڑے نہ سمیٹیں۔ (بخاری/ الأذان ۸۱۰، مسلم/ الصلاۃ ۴۹۰)

(۵) بحالت نماز کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا حرام ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"من أسبل ازاره فى صلاته خيلاء فليس من الله جل ذكره فى حل و لا حرام"

جو شخص نماز میں از راہ تکبر اپنے کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکائے، تو اللہ عزوجل نہ تو اس کے گناہوں کو بخشے گا اور نہ ہی اسے برے کاموں سے بچائے گا یا وہ شخص اللہ تعالی سے جدا ہو گیا اسے حلال وحرام سے کچھ غرض نہ رہی۔

(ابوداؤد/ الصلاۃ ۶۳۷، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد/ ۱۲۶ ح ۵۹۵)

بلکہ کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے والے سے متعلق سخت ترین وعید وارد ہوئی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة و لا ينظر اليهم و لا يزكيهم و لهم عذاب اليم: قال فقرأها رسول الله ﷺ ثلاث مرات – قال أبوذر: خابوا و خسروا، من هم يا رسول الله ؟ قال: المسبل [ازاره] و المنان و المنفق سلعته بالحلف الكاذب“

تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالی روز قیامت (غیظ و غضب کی وجہ سے) نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ہی ان کی جانب (رحمت کی نگاہ سے) دیکھے گا اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک وصاف کرے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے اس جملہ کو تین بار فرمایا: تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ وہ تو خائب و خاسر ہوگئے، آپ بتلایئے وہ کون سے لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک وہ شخص ہوگا جو ٹخنے سے نیچے اپنے کپڑے کو لٹکانے والا ہو، دوسرا وہ شخص جو احسان جتلانے والا ہو، تیسرا وہ جو جھوٹی قسم سے اپنے سامان بیچنے والا ہو۔ (مسلم/الایمان ح ١٠٦)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من جر ازاره لا يريد بذلك الا المخيلة فان الله لا ينظر اليه يوم القيامة“

جو شخص از راہ تکبر اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹے تو اللہ تعالی روز قیامت اس کی جانب (رحمت کی نگاہ سے) نہیں دیکھے گا۔ (مسلم/اللباس والزینۃ ح ٢٠٨٥)

(٦) مرد و عورت کے لئے اس کپڑے میں نماز جائز نہیں ہے جس پر ذی روح کی تصویر ہو:

وہ کپڑا جس پر کسی جاندار کی تصویر ہو اس کو پہننا یا اسے پہن کر نماز پڑھنا یا اسے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پردہ کے لئے دیوار پر لٹکانا جائز نہیں ہے۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب و لا تصاوير “

فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔

(بخاری/ اللباس ۵۹۴۹، مسلم/ اللباس والزینۃ ۲۱۰۶)

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جسے انہوں نے گھر کے ایک حصہ میں لٹکا رکھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”أميطی عنا قرامك هذا فانه لا تزال تصاويره تعرض فی صلاتی “

ہمارے سامنے سے اس پردہ کو ہٹا دو اس لئے کہ اس کی تصویریں برابر میری نماز میں آتی رہتی ہیں۔ (بخاری/ الصلاۃ ح ۳۷۴، ۵۹۵۹)

(۷) چرائے ہوئے کپڑے میں نماز جائز نہیں ہے:

مرد و عورت کے لئے چرائے ہوئے کپڑے کا پہننا اور اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(۸) ناپاک کپڑے میں نماز درست نہیں ہے:

مرد و عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ناپاک کپڑے میں نماز پڑھیں، کیوں کہ نماز کی شرطوں میں سے بدن، جگہ اور کپڑے کا پاک ہونا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے دوران اپنے جوتے نکال دئے جب جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے خبر دی کہ آپ کے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(ابوداؤد/ الصلاۃ ۶۵۰، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: ارواء الغلیل ج۱/۳۱۴ح ۲۸۴)

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جس کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے، تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چٹکیوں سے مل ڈالے، پھر پانی سے رگڑ کر اور دھو کر صاف کرے اور اس میں نماز پڑھے۔ (بخاری/ الوضوء ۲۲۷، مسلم/ الطہارۃ ۲۹۱)

(۹) باریک کپڑے میں نماز درست نہیں ہے:

پردہ پوشی کے لئے ایسے کپڑے کا استعمال واجب ہے جس سے چمڑے کا رنگ چھپ جائے، اگر کپڑا ہلکا ہو کہ اس کے نیچے سے چمڑے کی سفیدی یا سرخی ظاہر ہو رہی ہو تو اس میں نماز جائز نہیں ہے، کیوں کہ اس کپڑے سے پردہ پوشی حاصل نہیں ہوگی۔

(المغنی لابن قدامہ ج۲/ ۲۸۶، الکافی ۱/۲۴۴)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نمازی اگر کسی ایسی قمیص میں نماز پڑھے کہ اس سے جسم دکھائی دے رہا ہو، تو اس میں نماز جائز نہیں ہے۔ (الأم ۱/۱۸۳)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایسے کپڑے سے پردہ پوشی واجب ہے جو چمڑے کے رنگ اور دیکھنے والے کے بیچ رکاوٹ ہو، چنانچہ ایسا باریک کپڑا کافی نہیں ہے کہ جس کے نیچے سے چمڑے کی سفیدی یا سیاہی ظاہر ہو رہی ہو۔'' (المجموع ۳/۱۷۳)

(۱۰) مرد کے لئے ریشم کے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”حرم لباس الحرير و الذهب على ذكور أمتي و أحل لاناثهم“

میری امت کے مردوں پر سونے اور ریشم کا لباس حرام قرار دیا گیا ہے اور عورتوں کے لئے حلال قرار دیا گیا ہے۔

(ترمذی/أبواب اللباس ۱۷۲۰، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: ارواء الغلیل ج ۱/ ۳۰۵ ح ۲۷۷)

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا، پھر فرمایا:

”ان هذين حرام على ذكور أمتي “یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ (نسائی/ الزینۃ ۵۱۴۷، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح النسائی ۳/ ۳۷٦)

نیز جس طرح مرد کے لئے ریشم پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اسی طرح ریشم بچھا کر اس پر بیٹھنا یا نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پینے، اس میں کھانے، ریشم و دیباج (موٹا ریشم) پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری/ اللباس ۵۸۳۷، ۵۴۲٦)

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”مردوں کے لئے ریشم کا پہننا حرام ہے، ہاں عذر اور بیماری کے تحت جائز ہے، چنانچہ جوں، کھجلی یا کسی ایسی بیماری میں ریشم کا پہننا جائز ہے جسمیں اس کا پہننا مفید ہو“۔ (المغنی ج ۲/ ۳۰۵-۳۰٦)

انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر بن عوام اور عبد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو کھجلی کی وجہ سے ریشم پہننے کی رخصت دی۔

(بخاری/ اللباس ۵۸۳۹، ۲۹۱۹، مسلم، اللباس والزینۃ ۲۰۷۶)

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ ریشم کے پہننے کی ممانعت میں وہ شخص داخل نہیں ہے جسے کوئی بیماری ہو اور اس کے پہننے سے بیماری میں تخفیف ہوتی ہو''۔

(فتح الباری ج ۱۰/ ۳۰۸)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں دلیل ہے کہ وقت ضرورت ریشم کا پہننا جائز ہے''۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم ۷/ ۵۶)

(۱۱) مرد کے لئے زرد رنگ کے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے زرد رنگ میں رنگا ہوا ایک جوڑا پہنے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان هذه ثياب الكفار فلا تلبسها" یہ کافروں کا لباس ہے اسے نہ پہنو۔

(مسلم/ اللباس والزینۃ ۲۰۷۷، نسائی ۵۳۱۸)

اس حدیث میں دلیل ہے کہ اگر کوئی لباس کفار کے خصائص میں سے ہو تو ایک مسلمان کے لئے اس کا پہننا جائز نہیں ہے۔

(دیکھئے: من تشبہ بقوم فہو منہم د. ناصر بن عبدالکریم العقل ص ۲۴)

❁ شرط کے چھوڑ دینے والے کا حکم:

جس نے بغیر کسی عذر کے یا بغیر بھول کے نماز کی کسی شرط کو چھوڑ دیا تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر عذر کی وجہ سے نماز کی کوئی شرط چھوڑ دیا مثلاً پانی اور مٹی دونوں میسر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو یا شرمگاہ ڈھانپنے کے لئے کپڑا دستیاب نہ ہو یا کسی ناپاک جگہ میں قید کر یا گیا ہوتو اس کی نماز درست ہے۔(الروض المربع ج۱/۱۰۲)

لیکن نیت کسی بھی حال میں ساقط نہیں ہوتی ہے نہ تو عمدا نہ سہوا اور نہ ہی جہالت کی وجہ سے، لیکن اس کے برخلاف باقی شرائط اگر نمازی ان کی ادائیگی سے عاجز رہا، تو وہ ساقط ہو جاتی ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے:﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:١٦)

جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

(الشرح المختصر علی متن زاد المستقنع ج۱/۴۳۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دوسری فصل:

ارکانِ نماز

(۱) نماز کے ارکان:

ارکان رکن کی جمع ہے، اصطلاح شرع میں کسی چیز کی حقیقت اور ماہیت کو رکن کہتے ہیں، چنانچہ نماز کے ارکان سے مراد وہ اقوال وافعال ہیں جن پر نماز کی حقیقت کا دارومدار ہے، لہذا ان ارکان کے پائے بغیر نماز نہ تو درست ہے اور نہ ہی اس کا کوئی اعتبار ہے۔

نماز کے چودہ ارکان ہیں، ہم ذیل میں ہر ایک کو بالتفصیل ذکر کرتے ہیں:

پہلا رکن: قدرت ہو تو فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنا:

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ (بقرة:۲۳۸)

نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالی کے لئے باادب کھڑے رہا کرو۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی، میں نے نبی ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

”صل قائما فان تستطع فقاعدا فان تستطع فعلی جنب“

تم کھڑے ہوکر نماز پڑھو اگر کھڑے ہوکر پڑھنے کی طاقت نہ ہوتو بیٹھ کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر بھی پڑھنے کی طاقت نہ ہوتو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھو۔

(بخاری/ التقصیر ۱۱۱۷)

مذکورہ بالا آیت و حدیث سے پتہ چلا کہ طاقت ہونے کی صورت میں فرض نماز کھڑے ہوکر ادا کرنا فرض ہے۔

لیکن اس کے برخلاف نفل نماز میں کھڑے ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ کھڑے اور بیٹھے ہر طرح سے پڑھی جاسکتی ہے۔

عبداللہ بن شفیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ نماز ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعت پڑھتے تھے، پھر نکلتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر گھر میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے ۔لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے پھر گھر لوٹ کر دو رکعت پڑھتے ،لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور گھر آ کر دو رکعت پڑھتے اور آپ ﷺ وتر سمیت رات میں نو رکعت پڑھتے ،آپ ﷺ رات کے ایک بڑے حصہ تک کھڑے ہوکر اور ایک بڑے حصہ تک بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب آپ ﷺ کھڑے ہوکر تلاوت کرتے تو رکوع و سجدہ کھڑے ہوکر ہی کرتے اور جب بیٹھ کر تلاوت کرتے تو رکوع و سجدہ بیٹھ ہی کر کرتے اور جب فجر طلوع ہوجاتی تو دو رکعت نماز پڑھتے۔ (مسلم/ صلاۃ المسافرین ح ۷۳۰)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسرا رکن: نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ "اللہ اکبر" کہنا:

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسیء صلاۃ (جسے اچھی طرح نماز پڑھنی نہیں آتی تھی) سے فرمایا:

"اذا قمت الی الصلاۃ فأسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر ...."

جب نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو مکمل وضو کرو، پھر قبلہ کی جانب رخ کرو، پھر تکبیر تحریمہ "اللہ اکبر" کہو..........۔

(بخاری/کتاب الاستئذان ۶۲۵۱، مسلم/الصلاۃ ۳۹۷)

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مفتاح الصلاۃ الطهور و تحريمها التكبير و تحليلها التسليم"

نماز کی کنجی پاکی ہے اور ان سارے افعال کو حرام کر دینے والی چیز جنھیں اللہ نے نماز میں حرام کیا ہے اللہ اکبر کہنا ہے اور ان سارے افعال کو حلال کر دینے والی چیز جنھیں اللہ نے نماز سے باہر حلال کیا ہے سلام پھیرنا ہے۔

(ابوداؤد/الصلاۃ ۶۱۸، ترمذی ۲۳۸، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ج ۱/۱۲۲)

واضح رہے کہ تکبیر تحریمہ کے سوا کوئی اور تکبیر نماز کا رکن نہیں ہے اور آپ ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ لفظ "اللــــه اکبــر" کے سوا کسی اور لفظ سے نماز کا آغاز کیا ہوا، معلوم ہوا کہ لفظ "اللہ اکبر" کے سوا کسی اور لفظ سے نماز کا آغاز جائز نہیں ہے۔

جیسا کہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ سیدھے کھڑے ہوجاتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مونڈھے کے بالمقابل اٹھاتے پھر ''اللہ اکبر '' کہتے۔

(ابن ماجہ/ اقامۃ الصلوات ۸۶۲، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۱/ ۱۴۲ ح ۷۰۲)

تیسرا رکن: ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا:

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب''

اس شخص کی نماز نہیں جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

(بخاری/ الأذان ۷۵۶، مسلم/ الصلاۃ ۳۹۴)

رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نماز کی ہر رکعت میں خواہ فرض ہو یا نفل سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، آپ ﷺ سے اس کے خلاف کوئی چیز ثابت نہیں ہے، یہ بات معلوم ہے کہ جملہ عبادات کا دارومدار رسول اللہ ﷺ کی پیروی پر ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''صلوا کما رایتمونی أصلی''

نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(بخاری/ الاذان ۶۳۱)

راجح قول کے مطابق ہر نمازی کے حق میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا رکن ہے، لہذا اس کی تمام آیات، حروف اور تشدیدوں کو بالترتیب پڑھنا واجب ہے، اگر ان میں سے کوئی چیز چھوٹ گئی تو اس رکعت کا اعادہ واجب ہے۔

چوتھا رکن: ہر رکعت میں رکوع کرنا:

ارشاد باری تعالی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا﴾ (الحج:۷۷)

اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو۔

اور رسول اللہ ﷺ نے مسیء صلاۃ سے فرمایا:

"ثم ارکع حتی تطمئن راکعا"

پھر تم رکوع کرو یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرلو۔

(بخاری ۷۵۷، مسلم ح ۳۹۷)

رکوع کے لغوی معنی جھکنے کے ہیں، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے شخص کے حق میں کفایت کرنے والا رکوع یہ ہے کہ وہ اپنے جسم کو یہاں تک جھکائے کہ اپنی ہتھیلیوں سے اپنے گھٹنوں کو چھولے، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے حق میں کفایت کرنے والا رکوع یہ ہے کہ گھٹنوں کے سامنے والی زمین کو اپنے چہرہ کے سامنے کرلے۔

اور رکوع کامل یہ ہے کہ اپنی پشت کو برابر طریقہ سے پھیلائے اور اپنے سر کو اس کے برابر کرلے۔

جیسا کہ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے رکوع کی کیفیت بیان کرتے ہیں:

"کان اذا رکع أمکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره"

رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی پشت کو جھکاتے۔ (بخاری ۸۲۸)

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

"و کان اذا رکع لم یشخص رأسه و لم یصوبه" (مسلم/الصلاۃ ۴۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے، تو اپنے سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ ہی اسے بہت زیادہ جھکا دیتے۔ (دیکھئے: منار السبیل ج ۱/۱۱۲، الملخص الفقہی ص ۱۲۸)

پانچواں رکن: رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جانا:

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسیء صلاۃ سے فرمایا:

"ثم ارفع حتی تعتدل قائما"

پھر تم رکوع سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

(بخاری ۷۵۷، مسلم ح ۳۹۷)

اور عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"و کان اذا رفع راسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما"

اور آپ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ (مسلم/الصلاۃ ۴۹۸)

اور ایک روایت میں ہے:

"فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار مکانه"

پھر آپ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ واپس آ جاتی۔ (بخاری/الاذان ۸۲۸)

چھٹا رکن: سات اعضاء پر سجدہ کرنا:

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا﴾ (الحج:۷۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو۔

اور رسول اللہ ﷺ نے مسیء صلاۃ سے فرمایا:

"ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا"

پھر تم سجدہ کرو یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرلو۔

(بخاری ۷۵۷، مسلم ح ۳۹۷)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أمرت أن اسجد علی علی سبعة أعظم : علی الجبهة- و أشار بیده علی أنفه -و الیدین و الرکبتین و أطراف القدمین ......"

مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی - اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے ناک کی جانب اشارہ کیا - دونوں ہاتھوں، دونوں کہنیوں اور دونوں قدموں کے پنجوں پر۔

(بخاری/ الأذان ۸۱۲، مسلم/ الصلاۃ ۴۹۰)

ساتواں رکن: سجدہ سے سر اٹھانا:

جیسا کہ آپ ﷺ نے مسیء صلاۃ سے فرمایا:

"ثم ارفع حتی تطمئن جالسا"

پھر تم سجدہ سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

(بخاری ۷۵۷، مسلم ح ۳۹۷)

آٹھواں رکن: دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"وکان اذا رفع راسه من السجدہ لم یسجد حتی یستوی جالسا"

رسول اللہ جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ برابر طریقہ سے بیٹھ جاتے۔

(مسلم، الصلاۃ باب ما تجمع صفۃ الصلاۃ....۴۹۸)

نیز آپ ﷺ نے مسیء صلاۃ سے فرمایا:

"ثم ارفع حتی تطمئن جالسا"

پھر تم سجدہ سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

(بخاری ۷۵۷، مسلم ح ۳۹۷)

نواں رکن: تمام تر فعلی ارکان کی ادائیگی میں طمانیت اختیار کرنا:

کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مسیء صلاۃ کو نماز کی تعلیم دی تو ہر رکن کے وقت آپ ﷺ نے یہ فرمایا:

"حتی تطمئن" یہاں تک کہ تم مطمئن ہو جاؤ۔

زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ مکمل نہیں کر رہا تھا، تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تم نے نماز نہیں پڑھی، اگر تمہارا انتقال ہو گیا تو تم اس دین پر نہیں مرو گے جس پر اللہ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے۔

(بخاری، الاذان باب اذا لم یتم الرکوع ح ۷۹۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طمانیت سے مراد واجبی ذکر کی مقدار میں ٹھہرے رہنا ہے، تاکہ نمازی اس ذکر کو ادا کر سکے، چنانچہ اگر کوئی واجبی ذکر کی مقدار تک نہ ٹھہرا تو اس نے رکن طمانیت کو ادا نہ کیا۔

(حاشیۃ ابن القاسم علی الروض المربع ۲/ ۱۲۶، الشرح الممتع ج ۳/ ۴۲۱)

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

کتاب وسنت سے پتہ چلتا ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں طمانیت اختیار نہ کرے تو وہ نماز پڑھنے والا شمار نہ ہوگا اور اسے اس نماز کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا۔

(الملخص الفقہی ص ۱۳۰)

دسواں رکن: قعدہ آخر میں تشہد پڑھنا:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے، تو یہ دعا پڑھتے:

”السلام علی جبرئیل و میکائیل السلام علی فلان و فلان“

رسول اللہ ﷺ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ تو خود ہی سلام ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے، تو کہے:

التحیات للہ و الصلوات و الطیبات ....

(بخاری/ الاذان ۸۳۱، مسلم/ الصلاۃ ۴۰۲)

اور سنن نسائی کے الفاظ یہ ہیں:

ہم تشہد کی فرضیت سے پہلے یہ کہتے تھے: ”السلام علی اللہ ، السلام علی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جبرئیل و میکائیل“

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو کیوں کہ اللہ عز وجل وہی سلام ہے، بلکہ یہ کہو:

التحیات للہ و الصلوات و الطیبات......

(نسائی، کتاب السھو باب ایجاب التشھد ح ۱۲۷۸)

گیارہواں رکن: آخری تشہد کے لئے بیٹھنا:

رسول اللہ ﷺ کے فعل سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ قعدہ اخیرہ میں بیٹھتے اوراس میں تشہد پڑھتے اور آپ ﷺ سے قطعا ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی ہو اور قعدہ اخیرہ کے لئے نہ بیٹھے ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری تشہد کے لئے بیٹھنا نماز کا رکن ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اذا قعد أحدکم للصلاۃ فلیقل: التحیات للہ ....“

جب تم میں کا کوئی شخص تشہد کے لئے بیٹھے تو کہے: التحیات للہ ....

(مسلم، الصلاۃ باب التشھد فی الصلاۃ ح ۴۰۲)

بارہواں رکن: آخری تشہد میں نبی ﷺ پر درود پڑھنا:

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ اللَّـهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً﴾ (الاحزاب:۵۶)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ! سلام کا طریقہ تو ہم جانتے ہیں ہم درود کس طرح پڑھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اللھم صل علی محمد.........

(بخاری/ الدعوات ۶۳۵۷، مسلم/ الصلاۃ ۴۰۶)

اور جیسا کہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بشر بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ انھوں نے نہ پوچھا ہوتا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو:

اللھم صل علی محمد ....

(مسلم/ الصلاۃ ۴۰۵)

تیرہواں رکن: نماز کے جملہ ارکان کو بالترتیب انجام دینا:

یعنی پہلے قیام پھر رکوع پھر سجدہ پھر جلسہ پھر سجدہ۔ کیوں کہ نبی ﷺ نے ان ارکان کو بالترتیب انجام دیا، اور مسیء صلاۃ کو بالترتیب انجام دینے کا حکم دیا۔

چنانچہ اگر کسی نے عمداً رکوع سے پہلے سجدہ کرلیا تو اس کی نماز باطل ہوگئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چودھواں رکن: دونوں طرف سلام پھیرنا:

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مفتاح الصلاۃ الطھور و تحریمھا التکبیر و تحلیلھا التسلیم"

نماز کی کنجی پاکی ہے اور ان سارے افعال کو حرام کردینے والی چیز جنھیں اللہ نے نماز میں حرام کیا ہے اللہ اکبر کہنا ہے اور ان سارے افعال کو حلال کردینے والی چیز جنھیں اللہ نے نماز سے باہر حلال کیا ہے سلام پھیرنا ہے۔

اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے۔

سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تھا کہ آپ اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ میں آپ کے رخسار کی سفیدی دیکھ لیتا تھا۔ (مسلم/ المساجد ح۵۸۲)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز سے حلال ہونے کے لئے سلام پھیرنا نماز کا رکن اور اس کے فرائض میں سے ایک ہے اور اس کے بغیر نماز درست نہیں ہے''۔

(الاذکار للنووی ص۱۳۰)

رکن چھوڑ دینے کا حکم

فوت شدہ رکن یا تو تکبیر تحریمہ ہوگا یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا رکن۔

جس نے تکبیر تحریمہ چھوڑ دیا خواہ عمداً چھوڑا ہو یا سہواً، اس کی نماز نہیں ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جس نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی رکن عمداً چھوڑ دیا مثلاً رکوع یا سجدہ وغیرہ، تو اس کی نماز باطل ہوگئی، اور اگر بھول کی وجہ سے تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی رکن چھوڑ دیا تو اس کے مندرجہ ذیل تین احوال ہیں:

پہلی حالت:

اگر نمازی پہلی رکعت میں کوئی رکن بھول گیا ہو، اسے یاد اس وقت آئے جب کہ دوسری رکعت کی سورہ فاتحہ کا آغاز کر چکا ہو، یا بعض اہل علم کی رائے کے مطابق اس کے بعد والی رکعت میں فوت شدہ رکن تک پہنچ گیا ہو، تو ایسی صورت میں پہلی رکعت جس میں رکن فوت ہوگیا تھا باطل ہو جائے گی اور یہ دوسری رکعت اس کے قائم مقام ہو جائے گی، وہ اپنی نماز پوری کرے گا اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا پھر سلام پھیر دے گا۔

مثلاً اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ بھول گیا اور اسے اس وقت یاد آیا جب وہ دوسری رکعت میں دو سجدوں کے بیچ بیٹھا ہوا تھا تو اس کی پہلی رکعت کالعدم قرار دی جائے گی اور دوسری رکعت اس کی جگہ لے لے گی، تو اب وہ اس دوسری رکعت کو پہلی رکعت شمار کرے گا اور اس کے مطابق اپنی نماز کو پوری کرے گا، پھر سلام پھیر دے گا، پھر سجدہ سہو کرے گا اور سلام پھیرے گا۔

دوسری حالت:

اگر کوئی رکن بھول گیا ہو اور اسے دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کے آغاز سے پہلے یاد آجائے یا بعض اہل علم کے قول کے مطابق دوسری رکعت میں فوت شدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رکن تک پہنچنے سے پہلے یاد آ جائے، تو وہ لوٹ جائے اور فوت شدہ رکن کو پورا کرے، اور بعد کے ارکان و واجبات کو بجالائے، پھر سلام پھیر کر دو سجدہ سہو کرے اور پھر سلام پھیر دے۔

مثلا اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ اور اس سے پہلے بیٹھنے کو بھول گیا اور اسے اس وقت یاد آیا جب دوسری رکعت میں رکوع سے کھڑا ہو چکا تھا تو فورا لوٹ جائے، بیٹھے اور سجدہ کرے، پھر اپنی نماز کو پوری کرے اور سلام پھیر دے، پھر سجدہ سہو کرے اور سلام پھیر دے۔

تیسری حالت:

اور اگر سلام پھیرنے کے بعد یاد آئے، تو اس کے مندرجہ ذیل تین احوال ہیں:

پہلی حالت:

اگر بھولا ہوا رکن آخری تشہد یا سلام ہو، تو اس کو پورا کر لے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے۔

دوسری حالت:

اگر بھولا ہوا رکن رکوع یا سجدہ وغیرہ ہو اور سلام پھیرنے کے فورا بعد یاد آ گیا ہو، لمبا وقفہ نہ ہوا ہو، تو بغیر تکبیر کے کھڑا ہو جائے اور اس رکعت کے بدلے جس میں رکن فوت ہو گیا تھا ایک رکعت آخری تشہد اور سلام کے ساتھ مکمل کرے، پھر سجدہ سہو کرے اور سلام پھیر دے، گرچہ قبلہ سے پھر گیا ہو یا مسجد سے نکل گیا ہو۔

تیسری حالت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر بھولا ہوا رکن رکوع یا سجدہ وغیرہ ہو اور سلام پھیرنے کے فورا بعد یاد نہ آئے بلکہ لمبا وقت گزر جائے یا نمازی کا وضو ٹوٹ جائے، تو وہ شخص نماز کے باطل ہو جانے کی وجہ سے پوری نماز دہرائے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: الملخص الفقہی ص ۱۳۱، الصلاۃ للطیار ص ۱۱۰، سجود السہو للعثیمین ص ٦، سجود السہو للقحطانی ص ۲۰، المغنی ۲/ ۳۸۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل:

واجباتِ نماز

واجب اس کو کہتے ہیں جس کا شریعت نے لازمی طور پر حکم دیا ہو، اس کے عمداً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور بھول یا جہالت کی وجہ سے واجب ساقط ہو جاتا ہے اور اس کمی کو سجدہ سہو سے پورا کیا جاتا ہے۔

ذیل میں ہم واجبات کا ذکر کرتے ہیں:

پہلا واجب: تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تمام تکبیرات:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے، تو کھڑے ہوتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے، پھر رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر قیام کی حالت میں کہتے: ربنا ولک الحمد پھر جب سجدہ میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب سجدہ میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر پوری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے اور جب دو رکعتوں پر بیٹھنے کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔

(بخاری/ الاذان ۷۸۹، مسلم/ الصلاۃ ۳۹۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے:

"انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا"

امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔

دوسرا واجب: امام اور منفرد کا "سمع اللہ لمن حمدہ" کہنا:

رکوع سے اٹھتے وقت امام اور منفرد "سمع اللہ لمن حمدہ" کہیں جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث میں ہے:

"ثم یقول سمع الله لمن حمده حین یرفع صلبه من الرکوع"

پھر آپ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جب اپنی پشت کو رکوع سے اٹھاتے۔

تیسرا واجب: امام متقدی اور منفرد کا "ربنا ولک الحمد" کہنا:

جیسا کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث میں ہے:

"ثم یقول وهو قائم ربنا و لك الحمد"

پھر آپ ﷺ رکوع سے کھڑے ہو کر کہتے "ربنا و لك الحمد"

جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"..... و اذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا: ربنا و لك الحمد"

جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے: تو تم "ربنا و لك الحمد" کہو۔

(بخاری/ الاذان ۷۳۲، مسلم/ الصلاۃ ۷۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا واجب: رکوع میں ایک بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہنا:

نمازی رکوع میں ایک بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہے، جس نے عمداً اس ذکر کو چھوڑ دیا اس کی نماز باطل ہے اور جس نے بھول کی وجہ سے چھوڑ دیا وہ سجدہ سہو کرے اور ایک سے زائد بار مثلاً تین یا اس سے زیادہ بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہنا مسنون ہے۔

جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

"فکان یقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم" آپ ﷺ اپنے رکوع میں "سبحان ربی العظیم" کہتے تھے۔

(مسلم/صلاۃ المسافرین ۷۷۲)

اور جیسا کہ نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

"و أما الرکوع فعظموا فیه الرب" رکوع میں رب کی تعظیم بیان کرو۔

(مسلم/الصلاۃ ۴۷۹)

پانچواں واجب: سجدہ میں ایک بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنا:

نمازی پر واجب ہے کہ سجدہ میں ایک بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہے اور ایک سے زائد تین بار یا اس سے زیادہ بار کہنا مسنون ہے۔

جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہا۔ (مسلم/صلاۃ المسافرین ۷۷۲)

چھٹا واجب: دونوں سجدوں کے بیچ اللہ سے مغفرت کا سوال کرنا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازی دونوں سجدوں کے بیچ جلسہ میں " رَبِّ اغْفِرْ لِیْ " کہے۔

جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان پڑھا کرتے تھے: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

اے میرے رب مجھے معاف فرمادے، اے میرے رب مجھے معاف فرمادے۔

(ابن ماجہ/ اقامۃ الصلوات ۸۹۷، ابوداؤد ۸۷۴، تحقیق الالبانی: (صحیح) دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۱/ ۱۴۸)

چنانچہ امام، مقتدی، منفرد ہر ایک پر رکوع میں "سبحان ربی العظیم" سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" جلسہ میں "رب اغفرلی" پڑھنا واجب ہے۔

ساتواں واجب: پہلا تشہد:

نمازی کے حق میں واجب ہے کہ وہ پہلے قعدہ میں تشہد پڑھے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی کہ جب ہم دو رکعتوں پر بیٹھیں تو یہ پڑھیں:

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ"

(بخاری ۸۳۱، ۸۳۵، مسلم ۴۰۲ بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

آٹھواں واجب: پہلے تشہد کے لئے بیٹھنا:

عبداللہ بن بحینۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظہر پڑھائی، آپ ﷺ پہلی دونوں رکعتوں میں کھڑے ہو گئے، نہ بیٹھے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی اور لوگوں نے آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا، تو آپ ﷺ نے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے، پھر سلام پھیر دیا۔
(بخاری/ الاذان ۸۲۹، مسلم/ المساجد ۵۷۰)

واجب کے چھوڑ دینے کا حکم

(۱) اگر نمازی کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دے تو اس کی نماز باطل ہے، مثلاً کوئی شخص تکبیرات انتقال میں سے کوئی تکبیر چھوڑ دے یا رکوع اور سجدہ کی تسبیح چھوڑ دے یا تشہد اول میں نہ بیٹھے بلکہ عمداً کھڑا ہو جائے وغیرہ، تو اس کی نماز باطل ہے۔

(۲) نمازی اگر کوئی واجب بھول کی وجہ سے یا ازراہ جہالت چھوڑ دے تو وہ واجب اس سے بھول یا جہالت کی وجہ سے ساقط ہو جائے گا اور اس کی نماز صحیح ہو گی لیکن اس واجب کے چھوٹ جانے کی وجہ سے اس کی تلافی کے لئے سجدہ سہو واجب ہو گا۔
(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: المقنع ۳/ ۶۷۶، الملخص الفقہی ص ۱۳۳، الانصاف ۳/ ۶۷۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل:

مسنوناتِ نماز

نماز کی سنتوں سے مراد وہ اقوال وافعال ہیں جو شروط، ارکان اور واجبات کے علاوہ ہیں اور ان کے عمدا یا سہوا چھوٹ جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

ذیل میں ہم ان سنتوں کو بالاختصار ذکر کرتے ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں یا دونوں کانوں کے بالمقابل اٹھانا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھے کے بالمقابل اٹھاتے۔

(بخاری ۷۳۵، مسلم ۳۹۰)

رفع الیدین یعنی دونوں ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں چار جگہ ثابت ہے:

(۱) شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت (۲) رکوع سے قبل (۳) رکوع کے بعد (۴) تیسری رکعت کی ابتدا میں

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کندھوں کے برابر اٹھاتے، نیز جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد دونوں کہتے، البتہ سجدہ میں اپنے ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (بخاری ۷۳۵، مسلم ۳۹۰)

اور سنن ابی داؤد[۷۳۰]میں ہے: پھر جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ اسے مونڈھے کے بالمقابل لے جاتے۔

(۲) دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر سینے پر باندھنا

(۳) نماز میں سجدہ گاہ پر دیکھنا

(۴) دعائے ثنا پڑھنا

(۵) قراءت سے پہلے " **أعوذ بالله من الشيطان الرجيم**"پڑھنا

(٦)"**بسم الله الرحمن الرحيم**"پڑھنا

(۷) سورہ فاتحہ کے اختتام پر جہری نماز میں جہرا اور سری نماز میں سرا آمین کہنا

(۸) نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا قرآن کا جو بھی حصہ یاد ہو پڑھنا

(۹) جہری نمازوں میں جہری قراءت کرنا

(۱۰) سری نمازوں میں سری تلاوت کرنا

(۱۱) رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنے پر انگلیاں کشادہ کئے ہوئے اس طرح رکھنا جیسا کہ آپ نے گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہو

(۱۲) رکوع میں پشت کو پھیلانا یہاں تک کہ اس پر پانی بھی ڈال دیا جائے تو ٹھہرا رہے اور سر کو پشت کے بالمقابل رکھنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پہلو سے الگ رکھنا

(۱۴) رکوع اور سجدہ میں ایک بار سے زیادہ تسبیح پڑھنا

(۱۵) دونوں سجدوں کے بیچ ایک بار سے زیادہ اللہ سے مغفرت کا سوال کرنا

(۱۶) ''ربنا لك الحمد'' کے بعد ''ملء السموات و الارض و ملء ما شئت من شیء'' بعد کہنا

(۱۷) سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھنا

(۱۸) کھڑے ہوتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھوں کو اٹھانا

(۱۹) سجدہ میں دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر انگلیوں کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھنا

(۲۰) بحالت سجدہ پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا

(۲۱) سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کو کھلی ہوئی رکھنا

(۲۲) سجدہ میں بازو کو بغل سے دور رکھنا

(۲۳) پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں اور دونوں رانیں بھی ایک دوسرے سے الگ الگ رکھیں

(۲۴) دونوں قدموں کو کھڑا رکھنا اور ایڑیوں کو ملانا

(۲۵) سجدہ میں بکثرت دعا کرنا

(۲۶) پہلے تشہد اور دو سجدوں کے بیچ میں بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۷) دوسری اور چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے جلسہ استراحت کرنا

(۲۸) آخری تشہد میں کولہے پر بیٹھنا

(۲۹) دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھنا

(۳۰) تشہد اور دونوں سجدوں کے بیچ بیٹھک میں دونوں بازؤں کو رانوں پر رکھنا

(۳۱) ذکر و دعا کے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

(۳۲) اشارہ کے وقت شہادت کی انگلی پر نگاہ رکھنا

(۳۳) دوسرے تشہد کے بعد دعا کرنا اور چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

(۳۴) سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں جانب متوجہ ہونا

(۳۵) اپنے سلام میں نماز سے نکلنے کی نیت کرنا اور اگر نیت نہ کیا تو نماز باطل نہ ہوئی

(۳۶) سلام پھیرنے کے بعد اذکار اور دعاؤں کا پڑھنا۔

سنت کے چھوڑ دینے کا حکم

نماز کی سنتوں میں سے کسی سنت کے عمدا یا سہوا فوت ہو جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔ (منار السبیل ج ۱/۱۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل:

مبطلات نماز

دوران نماز مندرجہ ذیل امور میں سے کسی امر کے ارتکاب سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور بندہ مسلم پر اس کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔

(۱) جان بوجھ کر بات چیت کرنا:

نماز کے دوران عمداً بات چیت کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نماز میں بات چیت کیا کرتے تھے، آدمی اپنے بغل کے ساتھی سے بات چیت کرلیا کرتا تھا حالانکہ وہ نماز پڑھ رہا ہوتا تھا، جب اللہ کا یہ فرمان نازل ہوا: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ (بقرۃ:۲۳۸)[نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز کی، اور اللہ تعالی کے لئے باادب (خاموشی سے) کھڑے رہا کرو) اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد ہمیں (دوران نماز) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور بات چیت سے منع کر دیا گیا۔

(بخاری ح ۱۲۰۰، مسلم، المساجد ح ۵۳۹، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل علم کا اجماع ہے کہ دوران نماز گفتگو کی حرمت سے آگاہ شخص اگر عمداً مصلحت نماز یا کسی مسلمان کی جان بچانے کے علاوہ کے بارے میں گفتگو کرے تو اس کی نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطل ہو جاتی ہے، بھولے ہوئے اور دوران نماز گفتگو کی حرمت سے ناواقف شخص کے بارے میں اختلاف ہے، جمہور اہل علم کے نزدیک ایسا شخص اگر (دوران نماز) تھوڑا کچھ بول دے، تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

(فتح الباری ۳/۹۰)

معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ان هـذه الصلاة لا يصلح فيها شئى من كلام الناس انما هو التسبيح و التكبير و قراء ة القرآن"

بیشک نماز میں باہم گفتگو کرنا درست نہیں ہے، اس میں تو اللہ تعالی کی پاکی اور کبریائی بیان کرنا اور قرآن کریم پڑھنا ہے۔ (مسلم، المساجد ح ۵۳۷)

علامہ ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل علم کا اجماع ہے کہ جو شخص نماز میں مصلحت نماز کے علاوہ گفتگو کرے، اس کی نماز باطل ہے۔ (المغنی ۲/۴۴۴)

(۲) آواز کے ساتھ ہنسنا:

اگر نمازی دوران نماز قہقہہ لگائے، یعنی آواز کے ساتھ ہنسے، اتنی آواز سے کہ نمازی خود سن لے یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا سن لے، تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے لیکن مسکرانے سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

علامہ ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل علم کا اجماع ہے کہ آواز کے ساتھ ہنسنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور بیشتر اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم کی رائے یہ ہے کہ مسکرانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔ (المغنی ۲/۴۵۱)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مسکرانے سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے، اسی طرح ہنسنے سے بھی اگر دو حرف ظاہر نہ ہوں، لیکن اگر دو حرف ظاہر ہو جائیں تو نماز باطل ہو جاتی ہے، امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے جو اجماع نقل کیا ہے کہ ہنسنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، اسے اسی بات پر محمول کیا جائے گا جس سے دو حرف ظاہر ہو جائیں۔

(المجموع للنووی ۴/۱۰۰)

قہقہہ سے نماز کے باطل ہو جانے کی حکمت یہ ہے کہ قہقہہ میں بلند آوازیں ہوتی ہیں جو حالت نماز اور خشوع کے منافی ہیں، نیز اس میں نماز کو ہلکا سمجھنا اور اس کے ساتھ کھیل کرنا بھی پایا جاتا ہے جو مقصد نماز کے منافی ہے۔

(مجموع فتاوی ابن تیمیہ ۲۲/ ۶۱۷)

(۳) کھانا اور پینا:

علامہ ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل علم کا اجماع ہے کہ جو شخص فرض نماز میں جان بوجھ کر کھائے پیے، اسے چاہیے نماز دہرائے، جمہور اہل علم کے نزدیک نفل نماز میں بھی جان بوجھ کر کھانے پینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، کیوں کہ جس عمل سے فرض باطل ہو جاتی ہے اسی سے نفل بھی باطل ہو جائے گی۔ (المغنی ۲/۴۶۲)

(۴) جان بوجھ کر امام سے سبقت کرنا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل علم کا اتفاق ہے کہ امام سے سبقت کرنا حرام ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام سے سبقت کرنا جملہ ائمہ کے اتفاق کے ساتھ حرام ہے اور کسی کے لئے بھی امام سے پہلے رکوع، قیام یا سجدہ جائز نہیں ہے، اس کی ممانعت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بکثرت احادیث وارد ہیں۔(جن میں سے بعض کا ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی جب آپ نے نماز پوری کی تو ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"أیھا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف انی اراکم أمامی و من خلفی"

لوگو! میں تمہارا امام ہوں، لہٰذا تم رکوع، سجدہ، قیام اور سلام میں مجھ سے سبقت نہ کرو، میں تمھیں اپنے آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (مسلم، الصلاۃ ۴۲۶)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أما یخشی أحدکم أو لا یخشی أحدکم اذا رفع رأسه قبل الامام أن یجعل اللہ رأسه رأس حمار ؟ أو یجعل اللہ صورته صورۃ حمار ؟"

کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا ہے کہ جب وہ اپنا سر امام سے پہلے اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا بنادے، یا یوں فرمایا: کہ اس کی صورت کو گدھے جیسی بنادے۔(بخاری، الاذان ۶۹۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ امام سے پہلے سر اٹھانا حرام ہے، کیوں کہ امام سے پہلے سر اٹھانے پر شکل وصورت کے بدل دئے جانے کی وعید ہے اور یہ انتہائی سخت سزا ہے۔ (فتح الباری ۲/ ۲۱۵)

علامہ محمد بن صالح العثمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس مسئلہ میں صحیح بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عمداً مسابقت امام کی حرمت سے واقف ہوتے ہوئے امام سے سبقت کرے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر بھول یا حرمت سے ناواقفیت کی بنا پر امام سے سبقت کر بیٹھے، تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(مجموع فتاوی محمد بن صالح العثیمین ج ۱۲/ ۴۹۹ ج ۱۵/)

فتوی کمیٹی ریاض کے ایک فتوی میں کہا گیا ہے:

اس مسئلہ میں راجح بات یہ ہے کہ اگر عمداً امام سے سبقت کی ہے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر بھول کی وجہ سے ایسا ہوا ہے تو فوراً لوٹ جائے اور امام کی اقتدا کرے۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۷/ ۳۲۶)

(۵) دوران نماز بلاضرورت مسلسل فضول حرکت کرنا:

دوران نماز بلاضرورت مسلسل فضول حرکت کرنا یہاں تک کہ دیکھنے والے کو محسوس ہو کہ آدمی نماز میں نہیں ہے اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے، لیکن تھوڑی حرکت سے نماز باطل نہیں ہوتی، مثلاً نماز میں بچے کو اٹھا لینا، قریب دروازے کو جو دائیں یا بائیں یا قبلہ کی سمت ہو کھول دینا وغیرہ۔

ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے اور آپ ابو العاص بن ربیعہ کی بیٹی امامہ بنت زینب کو اٹھائے ہوئے ہوتے تھے جب آپ سجدہ کرتے تو ان کو زمین پر رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔
(بخاری، الصلاۃ ۵۱۶)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں آئی اور رسول اللہ ﷺ گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا، آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ میرے لئے دروازہ کھول دیا، پھر اپنی جگہ پر لوٹ گئے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دروازہ قبلہ کی سمت تھا۔
(ترمذی، الجمعہ ۶۰۱، ابوداؤد ۹۲۲، تحقیق الالبانی (حسن) دیکھئے: صحیح الترمذی ۱/۳۳۰)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنے کا حکم دیا۔
(ترمذی، الصلاۃ ۳۹۰، ابن ماجہ ۱۲۴۵، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح الترمذی ۱/۲۲۴)

اور رسول اللہ ﷺ کے لئے جب ممبر بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر نماز پڑھنے لگے، قیام ورکوع کے وقت آپ اس پر چڑھ جاتے اور سجدہ کے لئے زمین پر اتر جاتے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا اس لئے کیا تاکہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز کو سیکھو۔ (بخاری، الجمعۃ ۹۱۷، مسلم، المساجد ۵۴۴)

لیکن اگر زیادہ حرکت ضرورت کے تحت ہو، تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ (238)فَإنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً أَوْ رُكْبَاناً فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُواْ اللّهَ كَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَّمَكُم مَّا لَمۡ تَكُونُواْ تَعۡلَمُونَ﴾ (البقرة:۲۳۸)

نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالی کے لئے باادب کھڑے رہا کرو، اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل ہی سہی یا سوار ہی سہی (نماز پڑھ لیا کرو) ہاں جب امن ہو جائے تو اللہ تعالی کا ذکر کرو جس طرح کی اس نے تمھیں اس بات کی تعلیم دی ہے جسے تم نہیں جانتے تھے۔

یعنی دشمن سے خوف کے وقت جس طرح بھی ممکن ہے پیادہ چلتے ہوئے، سواری پر بیٹھے ہوئے نماز پڑھ لو تاہم جب خوف کی حالت ختم ہو جائے تو پھر اسی طرح نماز پڑھو جس طرح سکھلایا گیا ہے۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ آدمی چلتے ہوئے کافی حرکت کرتا ہے، لیکن اللہ نے ضرورت کے تحت اجازت دی کہ چلتے ہوئے نماز پڑھ لو، جس سے معلوم ہوا کہ اگر کثرت حرکات ضرورت کے تحت ہو تو اس سے نماز باطل نہیں ہوگی۔

علامہ محمد بن صالح العثمین رحمہ اللہ نماز میں حرکات سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”........حرکت حرام سے مراد وہ حرکت ہے جو بلا ضرورت کثرت کے ساتھ مسلسل کی جائے، اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور جس سے نماز باطل ہو جائے، وہ فعل حلال نہیں ہے، کیوں کہ وہ اللہ تعالی کی آیات سے مذاق کرنے کے مترادف ہے........“

(فتاوی اسلامیۃ ۱/۲۸۶، الشرح الممتع ۳/۳۵۶)

(۶) نماز کے اندر جان بوجھ کر رکوع یا سجدہ یا قیام وقعود یا نماز کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کسی فعل کا اضافہ کر دینا:

نماز میں قیام وقعود یا کسی عمل کے اضافہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے، کیوں کہ ان افعال کے اضافہ سے نماز کی ہیئت تبدیل ہو جاتی ہے اور اس پر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان صادق آتا ہے:

"من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد"

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود، غیر قابل قبول ہے۔

مثلا ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کرے، تین سجدے کرے یا قیام کی جگہ قعود کرے وغیرہ۔

(۷) جان بوجھ کر بغیر کسی عذر شرعی کے نماز کے کسی رکن یا اس کی کسی شرط کا چھوڑ دینا:

لہذا اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ جان بوجھ کر بغیر کسی عذر کے چھوڑ دے تو اس کی نماز باطل ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص قبلہ سے بہت زیادہ پھر جائے یا دوران نماز اسے ہوا خارج ہو جائے اور وہ وضو کا اعادہ نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دیہاتی سے فرمایا جو جلدی جلدی نماز پڑھ رہا تھا اور رکنِ نماز "اطمینان" کا تارک تھا: "ارجع فصل فانك لم تصل"

جاؤ پھر سے نماز پڑھو تم نے نماز پڑھی ہی نہیں۔

❋❋❋

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹی فصل:

مکروہات نماز

چوں کہ نماز میں بندہ مسلم اپنے رب سے انتہائی قریب ہوتا اوراس سے سرگوشی کررہا ہوتا ہے،جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ان أحدکم اذا قام فی صلاتہ یناجی ربہ و ان ربہ بینہ و بین القبلة “

جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کررہا ہوتا ہےاوراس کارب اس کےاورقبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔

(بخاری،الصلاۃ ۴۰۵ بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

نیز یہ ایک خشوع وخضوع کا مقام ہوتا ہے،لہذا بندہ مسلم کو چاہیے کہ پورے ادب کے ساتھ کھڑا ہواوران امور سے اجتناب کرے جو بحالت نماز مکروہ ہیں،گرچہ مکروہ امر کے ارتکاب سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے لیکن کمال ادب کا تقاضا ہے کہ رب ذو الجلال والاکرام کے سامنے کھڑے ہوکران امور سے گریز کیا جائے۔

ذیل میں ہم مکروہات نماز کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) نماز میں بلاضرورت نگاہ اور چہرہ ادھرادھر پھرانا:

بحالت نماز بلاضرورت نگاہ اور چہرہ کوادھرادھر پھرانا مکروہ ہے،کیوں کہ بندہ مسلم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی اس کے سامنے ہوتا ہے تو یہ اللہ کے ساتھ بے ادبی ہے کہ اللہ اپنا چہرہ بندہ کی جانب کئے ہوئے ہو اور بندہ اپنے چہرہ کو دوسری جانب پھیر لے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لا یزال اللہ مقبلا علی العبد فی صلاته ما لم یلتفت فاذا صرف وجهه انصرف عنه“

اللہ تعالی بندہ کی نماز میں برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہ دیکھے، جب بندہ توجہ ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالی بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

(صحیح الترغیب والترہیب ۱/۳۶۰ ح ۵۵۴)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”ھو اختلاس یختلسه الشیطان من صلاۃ العبد“

وہ ایک طرح کی چوری ہے جو شیطان بندہ کی نماز میں سے کر لیتا ہے۔

(بخاری، الاذان باب الالتفات فی الصلاۃ ح ۷۵۱)

اور اگر ایسا ضرورت کے تحت ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں آنکھ کے کنارے سے دائیں اور بائیں دیکھتے تھے اور اپنی گردن پیچھے کی جانب نہیں پھراتے تھے۔

(ترمذی، الجمعۃ ۵۸۷، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح الترمذی ۱/۳۲۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نماز میں متوجہ ہونے کی دو قسمیں ہیں (۱) ایک جسمانی توجہ (۲) دوسرے دلی توجہ جسم کے ادھر ادھر متوجہ ہونے کا علاج نماز میں سکون و اطمینان اختیار کرنا اور اعضاء کو فضول حرکت نہ دینا ہے۔

لیکن نماز میں دل کے ادھر ادھر متوجہ ہونے کا علاج اللہ سبحانہ وتعالی کے واسطہ سے شیطان سے پناہ مانگنا اور بائیں جانب تین بار تھکتھکانا ہے۔

عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! شیطان میری نماز اور قراءت کے درمیان حائل ہو گیا اور مجھ پر قراءت گڈمڈ کرنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ذاك شيطان يقال له خنزب ،فاذا أحسسته فتعوذ بالله منه و اتفل على يسارك ثلاثا قال: فعلت ذلك فأذهبه الله عنى"

وہ شیطان ہے، جسے ''خنزب'' کہا جاتا ہے، جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اس سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھکتھکا دو۔ (عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، تو اللہ تعالی نے مجھ سے اس کے وسوسہ کو ختم کر دیا۔ (مسلم، السلام ح ۲۲۰۳)

(۲) آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا:

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مـا بال أقوام يرفعون ابصارهم الى السماء فى صلاتهم فاشتد قوله فى ذلك حتى قال: لينتهين عن ذلك أو لتخطفن أبصارهم"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ یہ کیا کرتے ہیں کہ نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں، پھر اس بارے میں آپ کی گفتگو سخت ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: لوگوں کو اس سے باز آجانا چاہیے ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔

(بخاری، الاذان ۷۵۰)

(۳) بحالت نماز بلا ضرورت آنکھوں کا بند رکھنا:

بحالت نماز بلا ضرورت آنکھوں کا بند رکھنا مکروہ ہے، کیوں کہ اس میں یہود کی مشابہت اور نیند آجانے کا امکان ہے اور اگر ایسا ضرورت کے تحت ہو مثلاً نمازی کے آگے ایسے نقش و نگار ہوں جن سے اس کے خشوع میں خلل واقع ہوتا ہے تو نگاہوں کے بند کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(الملخص الفقہی ص ۱۴۱، منار السبیل ۱/ ۱۲۸)

(۴) بحالت نماز ایسی چیز کی جانب دیکھنا جو انسان کو نماز سے غافل کردے:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس میں کشیدہ کاری کی گئی تھی آپ ﷺ نے اس کے نقش و نگار پر نظر ڈالی اور جب آپ فارغ ہوئے، تو فرمایا:

”اذهبوا بخميصتي هذه الى أبي جهم و ائتوني بأنبجانية ابي جهم فانها ألهتني عن صلاتي آنفا“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور مجھے اس کی سادہ چادر لا دو، کیوں کہ اس چادر نے مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا۔

(بخاری، الصلاۃ ح ۳۷۳، مسلم، المساجد ۵۵۶)

(۵) کسی ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جو خشوع میں خلل کا سبب ہو:

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جو گھر کے ایک حصہ میں لٹکایا ہوا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أميطی عنا قرامك هذا فانه لا يزال تصاويره تعرض فی صلاتی"

ہمارے سامنے سے یہ پردہ ہٹا دو، اس لئے کہ اس کی تصویریں برابر میری نماز میں آتی رہتی ہیں۔ (بخاری، الصلاۃ ح ۳۷۴)

(۶) نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری، العمل فی الصلاۃ ۱۲۲۰، مسلم، المساجد ۵۴۵)

(۷) سجدہ میں دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھا دینا:

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اعتدلوا فی السجود و لا یبسط أحدكم ذراعيه انبساط الكلب"

سجدہ میں میانہ روی قائم رکھو، کوئی شخص اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

(بخاری، الاذان ۸۲۲، مسلم، الصلاۃ ۴۹۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) اقعاء کرنا:

بحالت نماز اقعاء مکروہ ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

"و کان ینھی عن عقبۃ الشیطان" آپ ﷺ شیطان کی بیٹھک سے منع فرماتے تھے۔ (مسلم، الصلاۃ باب ما تجمع صفۃ الصلاۃ ح ۴۹۸)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل محمد ﷺ نے مجھے کتے کی طرح اقعاء کرنے سے منع فرمایا۔

(مسند احمد ۲/۳۱۱، تحقیق الالبانی (حسن) دیکھئے: صحیح الترغیب والترھیب ۱/۳۶۱ ح ۵۵۵)

اقعاء مذموم یہ ہے کہ نمازی سرین کو زمین سے ملائے، دونوں پنڈلیوں کو کھڑی رکھے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم ۲/۲۱۶)

اس کے برخلاف دونوں سجدوں کے بیچ اپنے دونوں قدموں کو کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا بھی اقعاء کہلاتا ہے، لیکن یہ سنت ہے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دونوں قدموں پر اقعاء کرنے کی بابت پوچھا، تو انہوں نے کہا: یہ سنت ہے، ہم نے کہا: ہم تو اس بیٹھک کو آدمی پر ستم سمجھتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔

(مسلم، المساجد ۵۳۶، ابوداؤد، الصلاۃ ۸۴۵، ترمذی ۲۸۳)

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابو اسحاق حربی نے (غریب الحدیث ج ۵/۱۲/۱) میں بسند صحیح امام طاؤس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت کیا ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما - دونوں سجدوں کے درمیان - اپنے قدموں کو کھڑا کر کے اپنی ایڑیوں پر بیٹھتے تھے۔

(صفۃ صلاۃ النبی للالبانی ص۱۵۲)

دونوں سجدوں کے درمیان مسنون اقعاء کے بالمقابل بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا افضل ہے، کیوں کہ رسول اللہ کا بیشتر عمل یہی تھا، جیسا کہ ابن حجر المکی رحمہ اللہ کے کلام سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

(عون المعبود۳/ ۷۶، تحفۃ الأحوذی ج ۲/ ۱۷۳)

(۹) نماز میں انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا:

بحالت نماز انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا مکروہ ہے۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اذا توضأ أحدكم فأحسن وضوءه ثم خرج عامدا الى المسجد فلا يشبكن بين أصابعه فانه فى صلاة“

جب کوئی شخص خوب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف نکلے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے، کیوں کہ نماز کے لئے نکل پڑنے والا نماز ہی (کے حکم) میں ہوتا ہے۔

(ترمذی ۳۸۷، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح الترمذی ۱/ ۱۲۱ح ۳۱۶)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جب نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتے ہوئے انگلیوں کا انگلیوں میں ڈالنا ممنوع ہے تو بحالت نماز بدرجہ اولی ممنوع ہے۔(الشرح الممتع ۳/۳۲۴)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں کہا جو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے نماز پڑھتا ہے: ''یہ ان لوگوں کی نماز ہے جن پر اللہ کا غضب ہوا''۔

(ابوداؤد، الصلاۃ ۹۹۳، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۱۸٦ ح ۸۷٦)

لیکن نماز کے بعد نہ تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا ممنوع ہے اور نہ ہی انگلیوں کو چٹخانا ممنوع ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے علاوہ میں ایسا کیا ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی، آپ نے دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر آپ ایک لکڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے جو چوڑائی میں مسجد میں رکھی ہوئی تھی، لگتا تھا کہ آپ غصہ میں ہیں، آپ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالے ہوئے اپنا داہنا رخسار اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھے ہوئے تھے........

(بخاری، الصلاۃ ۴۸۲، مسلم، المساجد ۵۷۳، الفاظ صحیح بخاری کے ہیں)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے علاوہ ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا ممنوع نہیں ہے۔

(۱۰) نمازی کا اپنے اعضاء، کپڑے یا نماز کی جگہ سے کھیل کرنا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معیقیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کی جگہ پر مٹی برابر کرتا ہے اگر کوئی ایسا کرنا چاہتا ہے تو ایک دفعہ کرے۔
(بخاری، العمل فی الصلاۃ ۱۲۰۷، مسلم، المساجد ۵۴۶)

(۱۱) نیند کے غلبہ کے وقت نفل نماز پڑھنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا نعس أحدكم و هو يصلى فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان أحدكم اذا صلى وهو ناعس لا يدرى لعله يذهب يستغفر فيسب نفسه"

جب کسی شخص کو نماز میں اونگھ آئے، تو اسے چاہیے کہ سو جائے تاکہ نیند ختم ہو جائے، کیوں کہ اونگھ کی حالت میں اگر کوئی نماز پڑھے تو نہ معلوم زبان سے کیا نکلے، ممکن ہے کہ وہ دعائے مغفرت کے بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگ جائے۔
(بخاری، الوضوء ۲۱۲، مسلم، صلاۃ المسافرین ۷۸۶)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا قام أحدكم من الليل فاستعجم القرآن على لسانه فلم يدر ما يقول فليضطجع"

جب کوئی شخص رات میں قیام کرے اور غلبہ نیند کی وجہ سے قرآن پڑھتے ہوئے اس کی زبان نہ چلے اور وہ نہ جانے کہ کیا کہہ رہا ہے، تو اسے چاہیے کہ لیٹ جائے۔
(مسلم، صلاۃ المسافرین ۷۸۶)

(۱۲) بحالت نماز بال یا کپڑے سمیٹنا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أمرت أن اسجد على سبعة أعظم و لاأكف ثوبا و لا شعرا"

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور اپنے کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ (بخاری ح ۸۱۲، مسلم ۴۹۰)

(۱۳) بحالت نماز نمازی کا اپنے سامنے یا دائیں تھوکنا:

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ان أحدكم اذا قام فى صلاته فانه يناجى ربه أو ان ربه بينه و بين القبلة فـلا يـبزقـن أحـدكـم قبـل قبلته و لكن عن يساره أو تحت قدمه ثم أخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض فقال: أو يفعل هكذا "

جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے یا اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے، لہذا تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی سمت نہ تھوکے یا تو بائیں جانب یا پھر پاؤں کے نیچے تھوک لے، پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کنارہ لیا اور اس میں تھوک کر اسے الٹ پلٹ دیا اور فرمایا: یا اس طرح کرے۔ (بخاری، الصلاۃ ۴۰۵، مسلم، المساجد ۵۵۱)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذا قام أحدكم الى الصلاة فلا يبصق أمامه فانما يناجى الله ما دام فى مصلاة و عن يمينه فان عن يمينه ملكا و ليبصق عن يساره أو تحت قدمه فيدفنها"

جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو، تو اپنے سامنے نہ تھوکے، کیوں کہ جب تک وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کی جگہ پر ہے اپنے رب سے سرگوشی کررہا ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے داہنے جانب تھوکے، کیوں کہ اس کے داہنے جانب فرشتہ ہوتا ہے، وہ اپنے بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دے اور اسے دفن کردے۔ (بخاری، الصلاۃ ۴۱۶)

(۱۴) بحالت نماز کپڑا دونوں کندھوں پر اس طرح لٹکانا کہ اس کے دونوں سرے سیدھے زمین کی طرف ہوں۔

(۱۵) بحالت نماز منہ ڈھانپنا:

ان دونوں کا ذکر نماز کی شرائط میں گزر چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل:

بحالت نماز کون سے امور جائز ہیں؟

(۱) سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک سے زائد سورت پڑھنا جائز ہے:

نمازی کے لئے سورہ فاتحہ کے بعد دو یا دو سے زائد سورتیں پڑھنا جائز ہے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"صلیت مع النبی ﷺ ذات لیلة فافتتح البقرة فقلت: یرکع عند المائة ثم مضیٰ فقلت : یصلی بها فی رکعة فمضی فقلت: یرکع بها ثم افتتح النساء فقرأها ثم افتتح آل عمران فقرأها ...."

ایک رات میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورہ بقرۃ کی تلاوت شروع کی، میں نے دل میں کہا کہ شاید آپ سو آیتوں پر رکوع کریں گے، پھر آپ آگے بڑھ گئے، میں نے سوچا کہ شاید آپ ایک دوگانہ میں پوری سورت پڑھیں گے، پھر آپ آگے بڑھ گئے، میں نے سوچا کہ آپ پوری سورت پر رکوع کریں گے، پھر آپ نے سورہ نساء شروع کر دی اور اس کو بھی مکمل پڑھا، پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور اس کو بھی مکمل پڑھا.....۔

(مسلم صلاۃ، المسافرین ۲۷۷)

(۲) نماز میں رونا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز میں اللہ کے خوف سے رونا جائز ہے۔

عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا نماز میں رونے کی وجہ سے آپ کے سینے سے ہانڈی کے جوش مارنے کی طرح آواز آرہی تھی۔

(نسائی، السہو ۱۲۱۵، مسند احمد ۴/ ۲۵، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح النسائی ۱/ ۳۹۱)

(۳) جوتے نجاست سے پاک ہوں تو جوتے سمیت نماز پڑھنا جائز ہے:

سعید بن یزید الازدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ''ہاں''

(بخاری، الصلاۃ ۳۸۶، مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ ۵۵۵)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) جوتوں سمیت نماز شروع کی، جب جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے خبر دی کہ آپ کے جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے، تو آپ ﷺ نے جوتے نکال دیئے، پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا:

''اذا جاء أحدكم الى المسجد فلينظر فان رأى فى نعليه قذرا أو أذى فليمسحه و ليصل فيهما''

جب تم میں سے کوئی مسجد آئے، تو دیکھ لے اگر جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہو تو (زمین پر) رگڑنے کے بعد ان میں نماز پڑھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(ابوداؤد، الصلاۃ ۹۵۰ تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ج ۱/ ۱۲۸ ح ۶۰۵)

(۴) امام کواس کی غلطی سے آگاہ کرنا:

امام اگر کسی غلطی کا شکار ہو جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ اس غلطی سے خبردار کریں، مرد "سبحان اللہ" کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"التسبیح للرجال و التصفیق للنساء"

مردوں کو "سبحان اللہ" کہنا ہے اور عورتوں کو تالی بجانا ہے۔

(بخاری، العمل فی الصلاۃ ۱۲۰۳، مسلم الصلاۃ ۴۲۲)

امام کو اس کی غلطی پر آگاہ کرنا مقتدیوں کے حق میں بسا اوقات واجب اور بسا اوقات مستحب ہوتا ہے۔

چنانچہ اگر امام کسی ایسے امر کا ارتکاب کرے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے، مثلاً عمداً ایک رکعت کا اضافہ کر دینا، یا سورہ فاتحہ کی تلاوت میں ایسی غلطی کرنا جس سے معنی میں تبدیلی واقع ہو جائے، تو اس سے خبردار کرنا مقتدیوں پر واجب ہے اور اگر امام کسی ایسے امر کا ارتکاب کرے جس سے نماز باطل تو نہیں ہوتی لیکن اس کے درجہ کمال تک پہنچنے میں کمی واقع ہوتی ہے، تو ایسے موقع پر مستحب ہے کہ مقتدی اسے باخبر کریں، مثلاً اگر امام سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھنا بھول جائے، تو اس موقع پر مقتدیوں کا امام کو باخبر کرنا مسنون ہے۔ (الشرح الممتع ۳/ ۳۴۶)

(۵) امام کو لقمہ دینا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی، آپ نے نماز میں تلاوت کی، تلاوت آپ پر ملتبس ہوگئی، جب آپ ﷺ نماز سے واپس پلٹے، تو آپ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا: ''ہاں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے روکا کہ تم مجھے لقمہ دو۔

(ابوداؤد ۹۰۷، امام ہیثمی رحمہ اللہ نے ''مجمع الزوائد ۲/ ۲۱۵'' میں کہا: اس حدیث کے رواۃ ثقہ ہیں، نیز امام نووی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے: دیکھئے: المجموع ۴/ ۲۴۱)

مذکورہ حدیث امام کو لقمہ دینے کے مشروعیت کی واضح دلیل ہے کیوں کہ اگر یہ عمل مشروع و مستحب نہ ہوتا تو آپ ﷺ ابی بن کعب سے لقمہ نہ دینے کا سبب دریافت نہ کرتے۔

مسور بن یزید المالکی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا، آپ نماز میں تلاوت فرما رہے تھے کچھ آیات کی تلاوت آپ نے چھوڑ دی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے، تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے یاد کیوں نہیں دلایا؟

(ابوداؤد ۹۰۷، تحقیق الالبانی (حسن) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/ ۱۷۱ ح ۸۰۲، قاضی شوکانی رحمہ اللہ نے کہا: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے، دیکھئے: السیل الجرار ۱/ ۲۴۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”انما أنا بشر مثلکم أنسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی “

میں تمہارے ہی جیسا انسان ہوں، بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو، لہذا جب میں بھول جاؤں، تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔

(بخاری، الصلاۃ باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان ح ۴۰۱)

وجہ استدلال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں بھول کے وقت یاد دلانے کا حکم دیا، جو نماز کے اقوال وافعال ہر ایک کو شامل ہے، چنانچہ جب امام نماز کا کوئی رکن یا تلاوت بھول جائے تو اسے لقمہ دے کر یاد دلا دیا جائے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اماموں کو لقمہ دیا کرتے تھے۔

(مستدرک حاکم ۱/۴۱۰، امام حاکم نے کہا: یہ اثر صحیح ہے اور اس کے لئے شواہد ہیں)

مذکورہ دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام کو لقمہ دینا مشروع ہے۔

۞ لقمہ دینے کا حکم:

اہل علم کے راجح قول کے مطابق سورہ فاتحہ میں امام کو لقمہ دینا واجب اور اس کے علاوہ میں مستحب ہے، کیوں کہ سورہ فاتحہ نماز کا رکن ہے۔

علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اگر امام قراءت میں غلطی کرے، کوئی آیت چھوڑ دے یا غلط پڑھے تو مقتدی کے لئے جائز ہے کہ اسے لقمہ دے اور اگر اس طرح کی غلطی سورہ فاتحہ میں کرے، تو مقتدی کو لقمہ دینا واجب ہے اس لئے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت نماز کا رکن ہے، ہاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اگر غلطی ایسی ہو جس سے معنیٰ نہیں بدلتا تو لقمہ دینا واجب نہیں ہے جیسے کوئی ''الرحمٰن'' یا ''الرحیم'' پر زبر پڑھے۔ (فتاوی ابن باز ۱۲/۱۰۰)

فتوی کمیٹی ریاض کے ایک فتوی میں کہا گیا ہے:

اگر امام قراءت میں بھول جائے، تو مقتدی کے لئے لقمہ دینا جائز ہے لیکن اگر کوئی بھی لقمہ نہ دے، تو امام کی نماز صحیح ہے اگر یہ چھوٹی ہوئی آیات سورہ فاتحہ کے علاوہ ہوں، تو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۶/ ۳۹۹)

(۶) نمازی بوقت ضرورت غیر نمازی کو متوجہ کرنا چاہے مثلاً بچے کو آگ کے قریب جانے سے روکنے کے لئے کسی کو متوجہ کرنا ہو یا کسی ہلاکت میں پڑنے سے کسی کو آگاہ کرنا ہو، تو مرد ''سبحان اللہ'' کہہ کر اور عورت تالی بجا کر متوجہ کر سکتی ہے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من رابه شيء في صلاته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه و انما التصفيق للنساء“

جب کسی کو نماز میں کوئی ضرورت پیش آجائے تو اسے چاہئے کہ ''سبحان اللہ'' کہہ دے، کیوں کہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ ہوگی، تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔

(بخاری، الاذان ۶۸۴، مسلم، الصلاۃ ح ۴۲۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۷) نمازی کے لئے اپنے آگے سے گزرنے والے کو روکنا جائز ہے:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذا كان أحدكم يصلي فلا يدع أحدا يمر بين يديه فان أبى فليقاتله فان معه القرين"

جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے، اگر وہ نہ مانے تو اسے سختی سے دھکا دے دے، کیوں کہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

(مسلم، الصلاۃ باب منع المار بین یدی المصلی ح ۵۰۶)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذا مر بين يدي أحدكم شيء و هو يصلي فليمنعه فان أبى فليمنعه فان أبى فليقاتله فانما هو شيطان"

اگر بحالت نماز تم میں سے کسی کے سامنے سے کوئی چیز گزرے، تو اسے روک دے اگر پھر بھی نہ مانے تو پھر روکے اور اگر پھر بھی نہ مانے، تو اسے سختی سے دھکا دے دے، کیوں کہ وہ شیطان ہے۔

(بخاری، بدء الخلق باب باب صفۃ ابلیس وجنودہ ح ۳۲۷۴)

رہا مسئلہ کہ نمازی کو کتنی دور سے گزرنے والے کو روکنے کا حق ہے، تو اس مسئلہ میں اہل علم کے متعدد اقوال ہیں، راجح یہ ہے کہ نمازی کو اپنی جائے قیام سے سجدہ گاہ کے بیچ سے گزرنے والے کو روکنے کا حق ہے یا کہ اگر سترہ کی آڑ میں نماز پڑھ رہا ہو تو سترہ اور جائے قیام کے بیچ سے گزرنے والے کو روکنے کا حق ہے، جو سترہ یا نمازی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی سجدہ گاہ کے بعد سے گزرے، تو نمازی کو اسے روکنے کا حق نہیں ہے۔
(الشرح الممتع ۳/۳۴۰)

طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذا وضع أحدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل و لا يبال من مر وراء ذلك"

جب کوئی شخص اپنے سامنے کجاوہ کی پچھلے حصہ کی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے، تو نماز پڑھے اور اس کے بعد سے گزرنے والوں کی کوئی پرواہ نہ کرے۔
(مسلم، الصلاۃ ۴۹۹)

(۸) بحالت نماز سانپ یا بچھو کا قتل کرنا جائز ہے:

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اقتلوا الأسودين فى الصلاة الحية و العقرب"

نماز میں سانپ اور بچھو کو ماردو۔
(ابوداؤد ۹۲۱، تحقیق الالبانی (صحیح) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۴/۶۷ح ۸۵۴)

چنانچہ اگر بہت زیادہ حرکت کئے بغیر سانپ یا بچھو کا قتل ممکن ہو، تو اسے قتل کردے اور اپنی نماز میں لگ جائے، اس کی نماز درست ہوگی اور اگر بہت زیادہ حرکت اور بھاگ دوڑ کی ضرورت محسوس ہو تو اپنی نماز توڑ دے اور اس تکلیف دہ چیز کو مارے۔

(۹) نماز میں بچے کو اٹھانا جائز ہے:

ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے اور آپ ابوالعاص بن ربیعہ کی بیٹی امامہ بنت زینب کو اٹھائے ہوئے ہوتے تھے جب آپ سجدہ کرتے تو ان کو زمین پر رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

(بخاری، الصلاۃ باب اذا حمل جاریۃ صغیرۃ علی عنقہ فی الصلاۃ ح ۵۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ:

کتاب میں وارد بعض اہم اصطلاحات کی وضاحت

❁ حدیث کی تعریف:

رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل اور تقریر (اجازت) کو حدیث کہتے ہیں۔

❁ اثر کی تعریف:

وہ جس کی نسبت صحابی یا تابعی کی جانب کی گئی ہو۔

❁ حدیث قدسی کی تعریف:

وہ حدیث جس کو نبی ﷺ نے اپنے رب سے روایت کیا ہو، اسے حدیث الٰہی اور حدیث ربانی بھی کہا جاتا ہے۔

❁ صحیح کی تعریف:

جس حدیث کے راوی ثقہ و پرہیز گار اور قابل اعتبار حافظہ کے مالک ہوں اور سلسلہ سند آخر تک متصل ہو۔

❁ حسن کی تعریف:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس حدیث کے راوی صحیح حدیث کی نسبت حافظے میں کم ہوں، باقی شرائط وہی ہوں، یعنی ثقہ اور پرہیزگار ہوں اور سلسلہ سند آخر تک متصل ہو۔

❁ ضعیف کی تعریف:

وہ حدیث جس میں صحیح اور ضعیف کی شرطیں نہ پائی جائیں۔

❁ موضوع کی تعریف:

رسول اللہ ﷺ پر من گھڑت حدیث کو موضوع کہتے ہیں۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: الباعث الحثیث لابن کثیر، مصطلح الحدیث للعثیمین، مصطلحات محمد اقبال کیلانی

❁ دو اہم مسئلے:

❁ ضعیف کا حکم:

اہل علم کے درمیان ضعیف حدیث پر عمل کی بابت اختلاف ہے کہ آیا اس پر عمل جائز ہے یا نہیں، جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل، اسے دلیل قرار دینا اور اس کے ضعف کو بیان کئے بغیر اس کو ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں ترغیب وترہیب کے باب میں اس پر عمل اور اس کا ذکر کرنا جائز ہے، لیکن وہ مندرجہ ذیل تین شرائط کے ساتھ مشروط ہے:

پہلی شرط: اس حدیث کا ضعف انتہائی سخت نہ ہو، یعنی حدیث غایت درجہ ضعیف نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری شرط: وہ اصل عمل جس کی بابت اس ترغیب وترہیب کو ذکر کیا گیا ہے دوسرے صحیح دلائل سے ثابت ہو۔

تیسری شرط: اس پر عمل کرتے وقت اس بات کا اعتقاد نہ رکھے کہ نبی ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔

ملاحظہ ہو: مصطلح الحدیث للعثیمین ص ۱۶، توجیہ النظر الی أصول الاثر ج ۲/۶۵۳، تیسیر مصطلح الحدیث د محمود الطحان ص ۶۴ (تینوں کتابوں سے ملخص)۔

❁ موضوع کا حکم:

اہل علم کا اتفاق ہے کہ موضوع حدیث پر عمل، اسے دلیل قرار دینا اور اس کے موضوع (من گڑھت اور جھوٹے) ہونے کو ذکر کیے بغیر اس کو بیان کرنا جائز نہیں ہے نہ تو احکام نہ ہی قصص اور نہ تو ترغیب وترہیب کے باب میں، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من حدث عني بحديث يرى انه كذب فهو احد الكاذبين"

مسلم باب وجوب الروایۃ عن الثقات وترک الکذابین والتحذیر من الکذب علی رسول اللہ بروایت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی وہ جانتا ہو کہ یہ حدیث جھوٹی ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

ملاحظہ ہو: مصطلح الحدیث للعثیمین ص ۳۶، أصول الحدیث د محمد عجاج الخطیب ص ۴۵۵، تیسیر مصطلح الحدیث د محمود الطحان ص ۸۹ (تینوں کتابوں سے ملخص)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی دیگر مطبوعات

کتب:

۱	حقیت توحید	تالیف
۲	حقیقت شرک	تالیف
۳	نماز نبوی	تالیف
۴	طہارت کے احکام ومسائل	تالیف
۵	حیض ونفاس کے احکام ومسائل	تالیف
۶	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں ناجائز برکت طلبیوں کے مظاہر اوران کی بابت اسلام کا موقف	تالیف
۷	نماز باجماعت کے لئے مسجد جانے کے احکام وآداب	تالیف
۸	شروطِ نماز، ارکان، واجبات، مسنونات، مبطلات اورمکروہات	تالیف
۹	ملکہءعفاف ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ	تالیف
۱۰	وضو، غسل اور تیمّم کے احکام ومسائل	تالیف
۱۱	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں شرک اکبر کے مظاہر اوران کی بابت اسلام کا موقف	تالیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲	روزہ کے احکام ومسائل کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف
۱۳	حصن التوحید	ترجمہ
۱۴	سود گناہ اور نقصانات	ترجمہ
۱۵	اسلام میں حرام اشیاء وامور	ترجمہ
۱۶	اسلام میں سنت کا مقام (للالبانی رحمہ اللہ)	ترجمہ
۱۷	اسلام میں سنت کا مقام (للشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ)	ترجمہ
۱۸	غیر مسلموں کی مشابہت اور اسلامی ہدایات	ترجمہ
۱۹	بدعات سے اجتناب	ترجمہ
۲۰	مبادئ الاسلام	ترجمہ
۲۱	جائز وناجائز تبرکات کتاب وسنت کی روشنی میں	ترجمہ
۲۲	الدرر الحسان فی مواعظ شہر رمضان (عربی)	تالیف
۲۳	اذان واقامت کے احکام ومسائل کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف
۲۴	مسائل جنازہ پر ایک تحقیقی نظر کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف
۲۵	نفل نمازوں کے احکام ومسائل کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف

فولڈرس:

۱	فضائل توحید	اعداد
۲	شرک کی تباہ کاریاں	اعداد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳	وسیلہ کی شرعی حیثیت	اِعداد
۴	تعظیم نماز	اِعداد
۵	حج وعمرہ سے غفلت کیوں؟	اِعداد
۶	اسلام سے خارج کردینے والے امور	اِعداد
۷	مسلمان عورت کا پردہ	اِعداد
۸	ہم زکاۃ کیسے نکالیں؟	اِعداد
۹	زنا کی سنگینی اوراس کے مہلک نتائج	اِعداد
۱۰	نمازی کے لئے ۱۵ سے زائد خوشخبریاں	اِعداد
۱۱	جشن میلا دالنبی شریعت کے ترازو میں	اِعداد
۱۲	منتخب اذکار مسنونہ	اِعداد
۱۳	فرض نمازوں کے بعد کے اذکار مسنونہ	اِعداد
۱۴	سب سے بڑا گناہ	اِعداد
۱۵	عمرہ کا مسنون طریقہ	اِعداد
۱۶	زیارت مدینہ منورہ فضائل، احکام وآداب	اِعداد
۱۷	اسلام میں نماز کا مقام	اِعداد
۱۸	زکاۃ الفطر مسائل واحکام	اِعداد
۱۹	ہم ماہ رمضان کیسے گزاریں؟	اِعداد
۲۰	کلمہ شہادت ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شرطیں	ترجمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا کتب وفولڈرس کے لئے مندرجہ ذیل ایمیل پر رابطہ کریں:

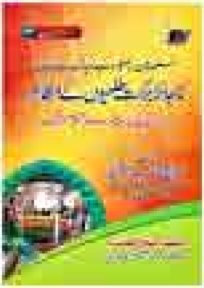
waliazami@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

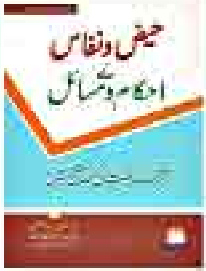
انجمن اصلاح معاشرہ کی اہم مطبوعات













انجمن اصلاح معاشرہ

ANJUMAN ISLAH-E-MOASHIRA

Bandi Kalan, Mohammadbad, Distt. Mau. U.P. (INDIA)

E-mail: anjuman15@hotmail.com